صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 6 مارچ 2009ء بمطابق 8 ربیع الاول 1430 ہجری صبح دس بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب قائم مقام سپیکر، خوشدل خان ایڈوکیٹ مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيْطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُونُوا۟ قَوَّٰمِينَ لِلَّهِ شُهَدَآءَ بِٱلْقِسْطِ ۖ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَـَٔانُ قَوْمٍ عَلَىٰٓ أَلَّا تَعْدِلُوا۟ ۚ ٱعْدِلُوا۟ هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۖ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ o وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّـٰلِحَـٰتِ ۙ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ o وَٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ وَكَذَّبُوا۟ بِـَٔايَـٰتِنَآ أُو۟لَـٰٓئِكَ أَصْحَـٰبُ ٱلْجَحِيمِ۔

(ترجمہ): اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کیلئے پوری پابندی کرنے والے انصاف کے ساتھ شہادت ادا کرنے والے رہو اور خاص لوگوں کی عداوت تمہارے لئے اس کو باعث نہ ہو جاوے کہ تم عدل نہ کرو، عدل کیا کرو کہ وہ تقویٰ سے زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب اعمال کی پوری اطلاع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں سے جو ایمان لے آئے اور انہوں نے اچھے کام کئے وعدہ کیا ہے کہ ان کیلئے مغفرت اور ثواب عظیم ہے اور جن لوگون نے کفر کیا اور ہمارے احکام کو جھوٹا بتلایا ایسے لوگ دوزخ میں رہنے والے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں سب سے پہلے صحافی ساتھیوں اور میڈیا کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ بائیکاٹ ختم کر کے تشریف لائے ہیں، They are most welcomed to the House۔

اراکین کی رخصت

جناب قائم مقام سپیکر: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب شیر افغان خان 06-03-2009 کیلئے، جناب میاں نثار گل صاحب، وزیر جیلخانہ جات 06-03-2009 کیلئے; جناب وجیہہ الزمان خان، ایم پی اے 05-03-2009 و 06-03-2009۔ Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Leave' is granted.

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: قلندر لودھی صاحب، کیا فرماتے ہیں؟

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، آج سب ارکان اسمبلی کی خواہش پر ہمارے ایک بہت پیارے بھائی کیلئے یہ دن مختص کیا گیا تھا، میری یہ گزارش ہوگی کہ انشاء اللہ ہم ضرور ان کو خراج تحسین پیش کریں گے لیکن اگر پورا ہاؤس اس بات پر لگ گیا تو پھر جمعہ بھی ہے، ہمارے پاس ٹائم بہت کم بچ جائے گا تو میری یہ ریکویسٹ ہے کہ چند بھائی بات کریں اور اس کے بعد ہم قرآن خوانی کریں، جو اصل مقصد ہے اس کے ایصال ثواب کیلئے، جس کیلئے ہم لوگ تیار ہو کر آئے ہیں۔ انشاء اللہ یہاں بیٹھ کر ہم ان کیلئے قرآن خوانی کریں گے تو میرے خیال میں اس کے بعد دعا ہو جائیگی تو یہ ایک قیمتی تحفہ ہماری طرف سے اپنے بھائی کی طرف جائے گا اور ان کی روح کو بہت خوشی ہوگی کہ میرے بھائیوں نے مجھے وہاں سے تحفہ بھیجا اور اصل جو مقصد ہے، وہ رہ نہ جائے تقاریر میں۔ اگر اس طرف سے مجھے ٹائم دے دیں تو میں بھی چار منٹ لوں گا، اس طرف سے دوسرے ان کے بھائی بھی اس طرح سے کریں، یہ میری ریکویسٹ ہوگی جی۔ جناب سپیکر، دوسری ریکویسٹ یہ ہے کہ بارہ ربیع الاول میرے خیال میں منگل کا دن ہے تو Monday کی چھٹی دے دیں۔ جناب سپیکر، یہ بھی ہم آپ سے ریکویسٹ کریں گے کیونکہ ایک دن کیلئے علاقے سے آ جانا ہمارے لئے بہت ناممکن ہوگا تو ہمیں Monday کی چھٹی بھی آپ دیں گے۔ Saturday، Sunday اور Monday تین دن، ہم حلقوں سے آئیں گے آپ کیلئے بھی یہ مشکل ہوگا جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: Thank you very much میں آپ کا بہت مشکور ہوں، آپ نے درست فرمایا اور ہمارا بھی یہی ہے کہ میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں کہ میں عالمزیب صاحب کیلئے کہہ دوں، وہ ہمارے بہت نزدیک اور بہت، مطلب ہے ان کیلئے ہمارے پاس وہ االفاظ نہیں ہیں۔ بہر حال ہمارا بھی یہی پروگرام ہے کہ چند ہمارے جو بڑے ساتھی ہیں، ان کی زندگی پر روشنی ڈالیں اور اس کے بعد پھر ہم قرآن پاک کا 'ختم' کر کے ان کے ایصال ثواب کیلئے بھی دعا کر لیں اور اس ملک کیلئے بھی دعا کر لیں اور جہاں تک آپ نے فرمایا چھٹی کا، تو میرا بھی یہی خیال تھا کہ آپ لوگوں کے Consensus کے بعد ہم یہ ڈیکلیئر کر لیں کہ Monday کو چھٹی ہونی چاہیئے، Tuesday کو Already چھٹی ہے تو مطلب ہے پھر ہم 'اناؤسمنٹ' کریں گے، وہ ہم آپ کے Consensus سے کریں گے انشاء اللہ۔ اب میں۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! زه يو ريکويسټ کول غواړم که ستاسو اجازت وی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جناب ثاقب اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر: تاسو تشريف کيږدئ۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډيره ډيره مهرباني۔ جناب سپيکر صاحب، تاسو چه کومه خبره اوکړه، د هغے مونږه بالکل تائيد کوؤ جی۔ زما يو ريکويسټ دے چه يو ريزوليوشن مونږه ليکو لګيا يو سر چه څنګه ټائم شی نو تاسو ته به ئے درکړو۔ زمونږه هغے کښے خواهش دا دے چه حاجی عالمزيب صاحب شهيد، خدائے د ورله جنتونه ورکړی، هسے هم شهيد دے، مونږه هغه ريزوليوشن کښے د حکومت پاکستان نه دا ډيمانډ کوؤ چه هغوی ته د 'نشان پاکستان'، 'نشان شجاعت' او 'نشان امتياز' ورکړے شی ځکه چه د هغوی کومے قربانيانے دی، د هغوی بهادری، په پاکستان کښے کم ازکم په دغه ټائم باندے دومره زياته بهادری چا نه ده کړے، دومره قربانی چا دے پيښنور له، دے خاورے له، دے وطن له نه ده ورکړے نو سر، زما به دا ريکويسټ وی چه يو جوائنټ ريزوليوشن ټائپ کوؤ، تاسو له به ئے درکړو چه هغه مونږه پيش کړو سر۔

جناب قائم مقام سپیکر: ټهيک شوه۔ مفتی کفايت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جی۔ جناب سپیکر صاحب، میری گزارش یہ ہے کہ جس طرح عالمزیب صاحب (مرحوم) کو خراج تحسین پیش کیا جارہا ہے اور اس کیلئے آج کے دن سپیشل اجلاس ہے، میں بھی اس کی حمایت کرتا ہوں اور اس میں اضافے اور ترمیم کی درخواست کرتا ہوں کہ فروری کی چار تاریخ کو یہاں ہمارے صحافی ساتھیوں کو روکا گیا ہے اور یہ ہمارے لئے بہت زیادہ بدنامی کا باعث تھا کہ جب پورے ملک میں، تینوں صوبوں میں Live coverage جاری تھی اور Works دکھائے جارہے تھے لیکن صوبہ سرحد کے بارے میں یہ خبر آرہی تھی کہ وہاں صحافیوں کو نہیں چھوڑا جارہا ہے۔ جناب سپیکر، یہ بات اسلئے بھی اہم ہے کہ گویا یہ بتایا جارہا ہے کہ کوئی بہت بڑا گناہ ہورہا تھا اور اس گناہ پر تو کوئی قدغن نہیں تھی، بالکل اس کی اشاعت پر قدغن لگائی جارہی تھی۔ مجھے امید ہے کہ ایسا تو نہیں ہوگا لیکن ایک بہت براMessage چلا گیا جس کی وجہ سے کل ساتھیوں نے بائیکاٹ بھی کیا اور وہ ہمارے پاس آئے بھی نہیں۔ میری یہ گزارش ہے کہ اس کے بارے میں ایک قرارداد اس طرح پیش ہوجائے کہ ہماری حکومتی بنچ کے ساتھی اس میں ہمارے ساتھ تعاون کریں اور وہ یہ تعاون کریں کہ میڈیا پر پابندی غلط بات ہے، میڈیا پر پابندی اگر ہمارے سپیکر صاحب لگائیں تو بھی غلط بات ہے، میڈیا پر پابندی اگر الیکشن کمشنر لگاتا ہے تو وہ بھی غلط بات ہے۔ میڈیا کو وہاں تک جانا چاہیئے جہاں تک اس کو جانا ہے اور یہ چوتھا ستون ہے تو کل ایک ستون کو نہیں چھوڑا گیا اور اس کو گرایا گیا تو یہ ایک بہت بری بات ہے۔ یہ بات یہاں تک نہیں کہ ساتھیوں کو راضی کردیا گیا یا ان کو منالیا گیا اور وہ آگئے، جب کوئی غلطی ہوتی ہے تو اس کا اثر پھیل جاتا ہے اور جب اس پر معافی مانگی جاتی ہے تو اس اثر کو کماحقہ زائل نہیں کیا جاسکتا۔ اس وقت تو بہت زیادہ سنجیدگی کیساتھ ہمارے حکومتی ساتھی سن بھی رہے ہیں، اگر وہ میرے ساتھ اتفاق کرلیں اور ایک دو وزیر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، محترم واجد علی خان صاحب، وہ اگر اتفاق کرلیں تو ہم ایک ایسی قرارداد جو دونوں کیلئے قابل قبول ہو، اس کو ہم متفقہ طور پر پاس کرلیتے ہیں تو مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ العزیز اس کا ایک اچھا Message چلا جائے گا۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ لاہور کے سانحے پر ہماری ایک قرارداد آپ کے پاس موجود ہے اور کل بھی ہم نے اسے متفقہ لانے کی کوشش کی تھی، ہمارے ایک دوست بشیر بلور صاحب نے بھی اس پر Sign کئے تھے، اگر آپ اس کی بھی اجازت دیتے ہیں تو یہ قرارداد یں متفقہ آجائیگی تو آپ کی عظمت اور بڑائی میں اضافہ ہوگا۔

جناب قائم مقام سپیکر: شجاع صاحب۔

جناب محمد شجاع خان (وزیر خوراک): جناب سپیکر صاحب، مفتی کفایت اللہ صاحب نے جو بات رکھی، یہ حکومت جتنی جمہوریت پر یقین رکھتی ہے، اتنی ہی آزادی صحافت پر بھی یقین رکھتی ہے اور جو واقعہ اس دن ہوا، وہ مفتی صاحب اور سب لوگوں کے علم میں ہے کہ جس دن یہ الیکشن تھا، اس دن یہ Premises ججز کے حوالے تھا، اس میں نہ سپیکر صاحب کا کوئی رول تھا، اس دن یہ پولنگ سٹیشن تھا، اس دن یہ اختیار ان کا تھا کہ انہوں نے جو اس میں فیصلہ کیا، تو اس پر ان کی جو دل آزاری ہوئی، اس کیلئے کل ہم سب خود گئے، اس کے بعد ان کو راضی کیا، آج وہ یہاں موجود ہیں تو میرا خیال ہے کہ ہماری جو معذرت تھی، وہ انہوں نے قبول کر لی تھی۔

Mr. Acting Speaker: Thank you very much.

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب!

جناب قائم مقام سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: یہ مائیک ہمارا تنگ کرتا ہے جی۔ میں محترم وزیر صاحب کے اطمینان سے بالکل مطمئن نہیں ہوں جی، یہ بہانے کیلئے تو، بالکل ٹھیک کہا ہے کہ یہ ہال اس وقت الیکشن کمیشن کے حوالے تھا لیکن الیکشن کمیشن کا سٹاف صحافیوں کو نہیں روک رہا تھا، جی بلکہ ہماری اسمبلی کا سٹاف ان کو روک رہا تھا اور ہماری اسمبلی کا سٹاف سپیکر کے ماتحت ہے جی۔ جب ہماری اسمبلی کا سٹاف ان کو روک رہا تھا تو گویا ہماری خواہش اس کے اندر شامل تھی اور اس سے پہلے بھی ایم ایم اے کی حکومت گزری ہے، اس سے پہلے سردار مہتاب صاحب کی حکومت بھی گزری ہے، اس سے پہلے آفتاب خان شیر پاؤ اور میر افضل خان کی حکومت گزری ہے، ان تمام میں کہیں بھی صحافیوں پر پابندی نہیں لگی اور پچھلا جو زرداری صاحب کا ووٹ تھا، اس میں بھی پابندی نہیں لگی۔ اگر ہم نے غلطی کی ہے تو کیا ہمارا اتنا بڑا پن نہیں ہے کہ ہم اس کا اظہار کر سکیں کہ ہم سے غلطی ہو گئی ہے؟ تو غلطی تو ہوئی ہے، اب آپ یہ کہیں کہ اس دن چونکہ الیکشن کمیشن کے پاس تھا، جس طرح محترم وزیر با تدبیر نے فرمایا ہے تو میری تو یہ گزارش ہے کہ اس کے پاس کونسا عملہ تھا کہ جا کر صحافیوں کو روکے؟ ان کو تو روک رہا تھا اسمبلی کا عملہ اور سپیکر صاحب کے عمل دخل سے وہ روکے گئے ہیں، یہ بہت غلط ہوا ہے۔ جناب سپیکر، آپ اس وقت سپیکر کی کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں تو یہ بھی ایک جمہوری 'پراسس' ہے، میں اس کرسی پر بیٹھا ہوں اور بشیر بلور خان ایک سینیئر وزیر کی کرسی پر بیٹھا ہوا ہے تو یہ جمہوری 'پراسس' سے ہم آئے ہیں اور اگر ہم خود ہی جمہوریت کا گلہ گھونٹیں گے تو پھر کیا ہو گا؟ پنجاب کے اندر گورنر راج نافذ ہو گیا اور اس کی مذمت کی گئی، کسی نے اظہار افسوس کیا، کسی نے اظہار مذمت کیا لیکن ہر ایک

ناراض تھا، اسلئے کہ وہاں جمہوریت کا گلہ گھونٹا گیا۔ اب یہاں بھی ایک جمہوری عمل ہے اور اس کو سبوتاژ کیا گیا ہے تو پھر جمہوریت کا مستقبل کیا ہوگا؟ میں اس وقت یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ جمہوریت کا مستقبل کیا ہوگا؟

ے پہلے اس نے مس کہا، پھر تق کہا پھر بل کہا ایسے اس ظالم نے مستقبل کے ٹکڑے کر دیئے

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔

جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب!

جناب قائم مقام سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب۔

سینئر وزیر (بلدیات): زه شکر گزار یمه د مفتی صاحب۔ سپیکر صاحب، زمونږ ایمان دے چه پریس د جمهوریت یو ستون دے او مونږه ټول عمر د رول آف لاء د پاره، د آزادئ صحافت د پاره، د آزاد عدلیه او د آزاد مقننه د پاره جدوجهد کړے دے او زمونږ د پارټئ خو تاریخ داسے دے چه د شپیتو کالو نه مونږه د هر یو ډکټیټر او د هر یو آمر ګریوان کښے لاس اچولے دے او مونږ د پریس د آزادئ او د صوبائی حقوقو خبره کړے ده۔ مفتی صاحب دومره لوئے تقریر اوکړو، زه دوئ نه دا تپوس کوم چه ما خو د خدائے فضل دے لس ځله دلته د سینټ ووټ ورکړے دے، چرته یو حکومت هم داسے Permission نه وو ورکړے چه هلته داسے کیمرے لګیدلے وی۔ سپیکر صاحب، زما ورونړو له پرون دوئ بهر اووتل خو دوئ رضا نه کړل، زه پرون دے خپل ورونړو له لاړم، د دوئ شکر ګزار یمه چه دوئ دلته تشریف راوړے دے۔ د دوئ یو خبره وه، دوئ خو دا وئیل چه الیکشن کمشنر سره کوم 'پاورز' وو؟ دا خو زمونږ د سپیکر سټاف وو، د اسمبلئ سټاف وو چه هغوی ئے ایسار کړی وو نو آرډر خو، تاسو آرډر اوکړئ نو تاسو سره خو زور نشته کنه، زور خو به بل څوک کوی، یا عدالت آرډر اوکړی نو پولیس پرے عملدرآمد کوی نو دغه شان آرډر الیکشن کمیشن کړے وو، عملدرآمد د اسمبلئ سټاف کړے وو۔ د هغے صرف یو وجه وه چه د هغے د پاره زه بالکل، ما هغوی سره دا خبره کړے ده چه هر څه شوی دی، غلطی په دے شوے ده چه هغوی دا وئیل چه دوئ مونږ منع کولو نو پکار دا وه چه مونږ ته ئے مخکښے اطلاع کړے وے نو مونږ به نه راتلو، هغوی وائی چه مونږ په دے خفه نه

یو چه مونږ ئے نه یو پریښودی، مونږ په دے خفه یو چه پکار دا وو چه مونږ ته ئے وئیلے وے چه یره تاسو نن مه راځئ، ستاسو کوریج به نه کیږی نو مونږ به نه راتلو. هغوی ناست دی او دا مفتی صاحب چه مونږ ته د جمهوریت خبرے کوی، دا خو زمونږه ایمان دے چه د جمهوریت د پاره خو همیشه مونږه جدوجهد کړے دے، دوئ خو د ضیاءالحق حکومت کښے، قومی اتحاد حکومت کښے شامل شوی وو، مونږ خو نه یو شامل شوی د خدائے فضل سره، مونږ خو همیشه جدوجهد کړے دے. نو دا زمونږه ورونړه دی او مونږ د پریس په آزادئ باندے مکمل یقین لرو خو دا ده چه اوس په یو قدغن ایښودل چه دا به بالکل نه کیږی، سبا څو خبرے راتلے شی نو د اسمبلئ Unanimous قرارداد چه دے هغه خو به بیا په حکومت باندے Binding وی. ما هغوی سره لوظ کړے دے چه آئنده کله چه تاسو څوک ستاپ کوی، څوک تاسو ته وائی چه یره نن سیشن 'ان کیمره' سیشن هم کیدے شی چه تاسو مه راځئ نو هغه به مخکښے تاسو ته اطلاع کیږی ولے چه که سبا مونږه 'ان کیمره' سیشن کوؤ نو دوئ به سبا وائی چه دلته خو ریزولیوشن پاش شوے دے چه دوئ دا پابندی نه شی لګولے، نو دا ځان باندے قدغن ایښودل نه شی کیدے او مونږ دوئ سره دا لوظ کوؤ چه آئنده کله هم سپیکر صاحب دا غواړی، حکومت دا غواړی نو مخکښے به دوئ ته اطلاع کوی چه تاسو دا اوکړئ نو د هغے نه پس به دوئ ستاپ کوی Otherwise پولیس او زمونږ دا ستاف به کله هم د دوئ لاره انشاءالله نه نیسی مهربانی جی.

جناب قائم مقام سپیکر: بشیر صاحب، ستاسو ډیره مننه. ستاسو د راتلو نه مخکښے ما د صحافیانو ورونړو شکریه هم ادا کړه او ستاسو شکریه مونږ ادا کوؤ. ما نن په اخبار کښے هم اوکتل چه ستاسو ملاقات شوے دے او دا زمونږ میډیا والا، مطلب صحافیان ناست دی، دا Misunderstanding شوے وو، دا څه داسے خاص خبره نه وه، انشاءالله چه داسے به کله هم نه کیږی. اوس چونکه، زمونږه متفقه فیصله ده چه دے اجلاس کښے به عالمزیب صاحب (مرحوم) ته خراج عقیدت پیش کوؤ نو زه اوس فلور ورکومه محترمه شګفته ملک صاحبه ته چه د هغوی په 'لائف' باندے رڼرا واچوی، مهربانی.

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب! بشیر بلور صاحب خبره اوکړه، زه دوئ ته د دے خبرے جواب ورکوم۔

جناب قائم مقام سپیکر: بس خیر دے، تاسو بیا وروستو ورکړئ، که تاسو داسے د یو بل سره کوئ نو بیا به۔۔۔۔۔

محترمہ شگفتہ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب! زه۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: بیا به ته هغه له جواب ورکوے، هغه به تا له جواب درکوی، زمونږ به هم دا ټائم په دے جوابونو کښے خلاص شی۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب، دوئ خبره کړے ده نو دا زما حق جوړیږی چه زه د دوئ د خبرے جواب اوکړم۔

جناب قائم مقام سپیکر: گوره، ستاسو مطلب دا دے چه۔۔۔۔۔

محترمہ شگفتہ: پکار دا ده چه نن د عالمزیب د پاره تعزیتی اجلاس دے چه په دیکښے تاسو ټول مونږ سره۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: د دے نه پس بیا ورکړئ۔

(شور)

جناب قائم مقام سپیکر: بس دا به تاسو یو بل له جوابونه ورکوئ، مطلب دا دے نور Proceedings به مونږ نه کوؤ؟ خپل مخکښے۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: دوئ 'قومی اتحاد' کښے د حکومت اغستو خبره کړے ده او نن ورځ چونکه د عالمزیب شهید د پاره مقرر ده، ما له نه دی پکار چه زه دا خبرے اوکړم خو سپیکر صاحب، دوئ خبره کړے ده نو ما له لږ ټائم راکړئ چه زه د دوئ د خبرے جواب ورکړم۔ زه د Personal explanation د پاره تاسو نه ټائم غواړم۔

جناب قائم مقام سپیکر: نن ورځ هم د هغے ده چه ما فلور ورکړو ورله۔

محترمہ شگفتہ: نن د عالمزیب۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> بس، دا به جواب در جواب ورکوئ نو بس دا به مونږ مخکښے Proceedings نه کوؤ ځکه چه دا خو، دا خو ګوره۔۔۔۔۔

(شور)

<u>Mr. Acting Speaker:</u> Munawar Khan! Please take your seat.

(شور)

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> ګوره، ما خو دا سے خبره اوکړه چه تاسو خپل وضاحت اوکړو په دغه کښے، هغوی هم جواب درکړو، شجاع صاحب هم جواب درکړو، ما هم ورته اووئیل نو دیکښے Further څه دی؟ اوس نن مونږ سره Short day ده، د جمعے ورځ ده، د دے مطلب دا دے 'ختم' به هم کوؤ۔

(شور)

<u>محترمه شګفته:</u> دا سے ده جی چه نن د جمعے ورځ ده، پکار دا ده، مفتی صاحب! تاسو ته به مونږ ریکویسټ کوؤ۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> ګوره، هغوی ته ما فلور ورکړے دے، تاسو۔۔۔۔۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> ګوره مفتی صاحب! که ته جوړه کوے، ناجوړه کوے، دا ته آزاد ئے، تا ته مطلب دا دے، دا Liberty ده چه یره ته هر رنګه خبره کوے، په هغے باندے زمونږه څه اعتراض نشته۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> سپیکر صاحب، چه ستاسو اعتراض نشته نو بیا به ما له منټ دوه راکړئ چه زه د دے خبرے جواب اوکړم، ولے چه دا خو نه ده کنه چه دے به خبره کوی او زه به نه کوم؟

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> نو تاسو دوه ځله خبره اوکړه، تا له خوزه همیشه دومره ټائم درکومه، زه تا له۔۔۔۔۔

<u>محترمه شګفته:</u> سپیکر صاحب! که تاسو مونږ ته موقع راکړئ او تاسو لږ خپله خاموشه شوئ نو مونږه به هغوی له جواب ورکړو۔ دا نن ورځ چه ده، دا مونږ د

دے د پارہ ایښے وہ چہ نن مونږہ عالمزیب شہید تہ د عقیدت پیرزونے وړاندے کړو۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ، شگفتہ، شگفتہ!۔۔۔۔۔

(شور)

جناب قائم مقام سپیکر: شگفتہ، شگفتہ، آپ تشریف رکھیں، خیر ہے کوئی۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: مفتی صاحب! وایہ تہ څہ وائیے ؟ ، سپیکر خو تا لہ ټائم درکوی کنہ خو مطلب دا دے چہ څومرہ۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جی۔ جناب سپیکر، میں تو بہت زیادہ Sorry کیساتھ بات کرتا ہوں۔ میں اپنے احساسات کا خون بھی کرتا ہوں لیکن مجھے نہیں معلوم کہ جناب بشیر بلور صاحب کیوں ماحول کو زبردستی خراب کرنا چاہتے ہیں؟ ہم کل ایک بات کرتے تھے کہ چار تاریخ کو برا ہوا، اس کا جواب یہ تھا کہ وہ یہ کہتے کہ برا ہوا اور ہم ایک متفقہ قرارداد ان کی Wording میں پیش کر لیتے لیکن مجھے تین باتیں بہت زیادہ بری لگیں جی۔ ایک یہ کہ انہوں نے کہا کہ ہمیں آرڈر ہوا تھا الیکشن کمیشن کی طرف سے، تو آپ غلط آرڈر کیوں Obey کرتے ہیں؟ پنجاب والے Obey نہیں کرتے، بلوچستان اسمبلی والے Obey نہیں کرتے، سندھ والے نہیں کرتے اور وہاں پر براہ راست 'کوریج' جاری ہے جی اور ہمارے ہاں قدغن ہے، ایک یہ غلط ہوا۔ دوسرا یہ کہ اگر آپ 'ان کیمرہ' سیشن کرتے ہیں تو یہ میرے صحافی بھائی بضد ہوں گے، 'ان کیمرہ' کے معنٰی یہ ہیں کہ اب یہ نہیں آئیں گے، ان کو کیوں ذلیل کیا گیا جی؟ ان کی بھی عزت نفس ہے جی۔ تیسری بات یہ ہے کہ جب آپ مجھے 'قومی اتحاد' کی بات کرتے ہیں تو میں بھی یہ ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں، محترم جناب اسفندیار خان میرے لئے قابل احترام ہیں لیکن مجھے وہ دور بھی اچھی طرح یاد ہے کہ جب وہ مشرف کے پیغامات لیکر دنیا میں جاتے رہے، آج کا 'سفیر امن' بنتا رہا، اس وقت Killer کی، بابا کی کشتی میں بیٹھ گیا تھا، پھر آپ نے اس کو کشتی سے نکال دیا ہے۔ سابقہ باتوں کو یاد نہ کیا جائے، جس طرح آپ احساسات رکھتے ہیں، ہم بھی احساسات رکھتے ہیں۔ جناب سپیکر، آپ مجھے اس قرارداد کو پیش کرنے کی اجازت دے دیں، اگر یہ مانتے ہیں تو اچھی بات ہے، نہیں مانتے تو Reject کر دیں، یہ تو قانون کی بات ہے اور اگر آپ ٹائم نہیں دیں گے تو مجھے یہ ہے۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: مفتی صاحب! مفتی صاحب، پلیز پلیز، بس ٹھیک شوہ جی-----

مفتی کفایت اللہ: مجھے آپ کی کرسی پر بھی اعتماد ہے۔ جب میں بول رہا ہوں تو سپیکر صاحب! نو ماؤنٔ جی، یہ 'پارلیمانی روایتیں' میں بول رہا ہوں، بشیر خان درمیان میں اٹھ جاتے ہیں اور جب یہ اٹھتے ہیں تو ان کو اجازت مل جاتی ہے جی-----

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔

مفتی کفایت اللہ: قابل احترام سپیکر صاحب، مجھے آپ پر اعتماد ہے، یہ رول Suspend کر دیں تاکہ میں یہ پیش کر دوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تشریف رکھیں، پھر دیکھیں اس کے بعد، آپ نے Explanation کا، نے مجھ سے جو ٹائم مانگا، آپ نے جو ٹائم مجھ سے مانگا تو اس کیلئے نہیں مانگا تھا، آپ نے کہا تھا کہ میں Personal explanation کرتا ہوں۔

مفتی کفایت اللہ: سپیکر صاحب-----

جناب قائم مقام سپیکر: بس جی، آپ تشریف رکھیں۔

سابق رکن صوبائی اسمبلی جناب عالمزیب خان (شہید) کو خراج عقیدت

جناب قائم مقام سپیکر: شگفتہ ملک، شگفتہ ملک،

محترمہ شگفتہ: سپیکر صاحب، ډیره مننه. پکار خو دا ده چه مونږه دا دوه ورځے مخکښے وئیلے وے چه کله اجلاس شروع کیدو چه د شهید عالمزیب د پاره په هغه ورځ باندے تعزیتی اجلاس شوے وے او د اسمبلئ هر غړی په هغے باندے خبره کړے وے خو ډیره د افسوس خبره ده چه مونږه اپوزیشن او بیا زمونږه مشران چه دی، هغوی ته ښه پته ده چه نن د جمعے ورځ ده او د جمعے په ورځ باندے Already زمونږه سیشن کښے هغوی مختلف قسمه قراردادونه راوړی، عالمزیب شهید زمونږ د اسمبلئ یواځے نه بلکه هغه د پوره پختونخوا د پښتنو د پاره د ځان قربانی ورکړے ده، هغه د خپل کور، د خپلو بچو د پاره نه، د خپل ټولو پښتنو د پاره یواځے یو داسے عظیمه قربانی ورکړے ده چه زما په خیال په پوره ملک کښے چه نن خلق هغوی پسے فریاد کوی، هغوی پسے ژړا کوی، دا د

هغه عظیم شخصیت وو جی۔ زه ډیر په فخر سره د عالمزیب شهید نوم اخلم چه هغه د دے اسمبلئ د پاره اعزاز دے او د دے اسمبلئ د خلقو سترگے ئے اوچتے کړے دی۔ عالمزیب هغه سړے نه وو چه هغه په اسمبلئ کښے ناست وو او چا نه پیژندو۔ عالمزیب د الله تعالیٰ اوبخښی، هغه له د الله تعالیٰ جنتونه ورکړی، څنگه چه هغه شهید شوے دے خو زه به دا وایم چه عالمزیب په دے اسمبلئ کښے چه کوم رول Play کړے دے، عالمزیب چه په کوم حیثیت باندے خپل ځان پیژندلے دے، هغه د عوامو د پاره څومره قربانئ ورکړی دی، هغه یواځے د خپلے پارټئ د پاره نه، هغه یواځے د خپل پی ایف ون د پاره نه بلکه هغه د پوره پختونخوا د پاره قربانئ ورکړی دی او هر ټائم هغوی په فلور باندے د خپل حق د پاره آواز اوچت کړے دے۔ د عالمزیب شهید چه کوم شخصیت وو، کوم اخلاق وو، کومه ښکلا وه، د هغه اخلاق، د هغه سیرت، زما په خیال په دے اسمبلئ کښے که هر یو ورور دے، هره یوه خور ده نو د هغوی په زړه کښے د هغه د پاره قدر دے، د هغه د پاره مینه ده، د هغه د پاره احترام دے او زما په خیال په دے اسمبلئ کښے یو غړے هم داسے نشته چه د هغوی به په زړه کښے د هغه د پاره مینه نه وی او هغوی به دا نه غواړی چه مونږه اسمبلئ کښے د هغه د پاره خبره اوکړو۔ زه به ټولو ته دا خواست کوم چه تاسو متفقه طور باندے یو قرارداد پیش کړئ او د هغه د پاره چه څنگه حکومت اعلان کړے دے، دغسے پکار دا ده چه مونږه د اسمبلئ ممبران چه یو، مونږه هم د هغه د پاره، څومره مرسته چه زمونږ نه کیږی، څومره تعاون چه زمونږ نه کیږی، مونږ د هغوی د پاره اوکړو۔ د عالمزیب شخصیت، د هغه اخلاق، د هغه مینه، د هغه یو والے، د هغه پارټئ سره مخلصی، د هغه د خپلو خلقو سره، د خپلے علاقے د خلقو سره او په هر ځائے کښے هغه آواز اوچت کړے دے۔ که هغه په اسمبلئ کښے هم پاڅیدلے دے او هغه څه گیله هم کړے ده نو د هغے دا مطلب نه وو چه د هغه د خپلے پارټئ نه گیله وه یا د هغه د حکومت نه گیله وه یا د هغه د اسمبلئ د خلقو نه گیله وه، د هغه Main مقصد دا وو چه هغه د خپلو خلقو سره ډیر زیات Sincere وو، هغه غوښتل چه پی ایف ون هغه ته کوم عزت ورکړے وو، د پی ایف ون علاقے خلقو یو غریب عالمزیب ته چه د ډیرو سرمایه دارو خلقو سره د هغه مقابله وه او خلقو به اکثر دا خبره کوله

چه عوامی نیشنل پارټئ په پی ایف ون کښې یو داسې کمزورې امیدوار اودرولې دې چه ډیر په مشکله به دې الیکشن اوکړی یا به دې څومره ووټونه واخلی خو د عالمزیب خپل شخصیت، د هغه خپل اخلاق، د هغه خپله مینه، د هغه د خپلې پارټئ سره یو والے او د خلقو سره د هغه مینې دا ثابته کړه چه واقعی عالمزیب د یو غریبې کورنئ سره تعلق ساتو خو هغه چه کومه مینه خلقو ته ورکړې وه، هغه چه کوم عزت خلقو ته ورکړې وو، هغه چه کومې ایمانداریٔ او کومې مخلصئ سره خپلو خلقو له کار کولو نو د هغې دغه وجه وه چه په دغه ورځ باندې په زرګونو، لکهونو خلقو د هغه د پاره ژړا کړې ده او د هغه د پاره ئې چه کوم قسم هلې ځلې کړې دی، زه هغوی ته د عقیدت پیرزونې وړاندې کوم او ټولو ته دا خواست کوم چه متفقه په دې باندې خبرې اوکړئ ځکه چه هغه د خلقو د زړه آواز وو۔ نن عالمزیب مونږ کښې نشته، نن د هغه کرسئ خالی ده خو زه به تاسو ته دا خواست کوم چه عالمزیب د چا د زړونو نه دې وتې۔ عالمزیب چه کوم حیثیت سره شهید شوې دې، کومې طریقې سره دغه شوې دې، د هغې مونږه شدید مذمت کړې دې خو زه به بیا هم دغه خلقو ته خواست کوم چه د عالمزیب غوندې خلق ډیر کم ملاویږی۔ د پی ایف ون په باب په زرګونو کالو کښې د عالمزیب غوندې انسان به ملاؤ نه شی او نه به عوامی نیشنل پارټئ ته داسې کس ملاؤ شی او نه به دې اسمبلئ ته داسې غړې ملاؤ شی چه هغه په کومه طریقه د خپل حق د پاره آواز اوچت کړې وو، (تالیاں) د عالمزیب په باره کښې چه څومره هم خبرې اوشی زما په خیال کمې به وی ځکه چه هغه په دې اسمبلئ کښې په داسې طریقه ځان پیژندلے وو، بلکه زه به د خپلو خوئیندو د طرفه خبره اوکړم چه عالمزیب مونږ سره لکه د یو مشر ورور غوندې ملاویدو او هرې بی بی ته به ئې ډیر په عزت سره او ډیر په قدر باندې کتل او ډیر په احترام باندې به هغه مونږ سره خبرې کولې۔ د عالمزیب مړینه د عوامی نیشنل پارټئ د پاره نه، د پی ایف ون او د ټولې پختونخوا د پاره یو ډیر عظیم نقصان دې۔ د عالمزیب مرګ، زما په خیال چه مونږ څومره هم په هغې باندې خبرې اوکړو کمې دی۔ زه به دا خواست کوم چه هغه همیشه یاد ساتئ او د عالمزیب چه کوم حیثیت دې، د عالمزیب چه کومې ستړې دی، عالمزیب چه کوم کارونه شروع

کړی وو، پکار ده چه مونږه پوره پوره په هغے کښے کمک اوکړو۔ په اخره کښے یو شعر چه زه ورته ورور وایم او همیشه ئے ما ته د کشرے خور په شان کتلی وو۔ وائی چه:

۔ شهیده! خور د په گولو سوری ټټر نه قربان
چه پرے اسونه د نګیدلی هغه سر نه قربان

۔ خدایه سپرلے کړے چه دا سرے وینے گلونه شی بیا
د خوئیندو مئیندو لوپټے سره نشانونه شی بیا

ډیره مننه۔

(تالیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: قلندر لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: سپیکر صاحب، شکریہ کہ آپ نے مجھے اپنے ایک نہایت ہی چھوٹے پیارے بھائی اور دوست کے بارے میں کچھ کہنے کیلئے اجازت دی۔ جناب سپیکر، عالمزیب خان نہایت ہی ایک بے باک، نڈر، اعلیٰ ظرف اور نہایت ہی مخلص شخصیت تھے۔ وہ جو باتیں اسمبلی فلور پر کرتے تھے، وہ ہم سب کیلئے ایک مشعل راہ ہیں اور انہیں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے یاد رکھا جائے گا۔ مجھے اچھے طریقے سے یاد ہے، میرے دوسرے بھائی بھی یہاں بیٹھے ہوئے تھے، معزز اراکین کو انکے وہ پیارے پیارے، سنہرے اور جذباتی الفاظ یاد ہیں کہ جب انہوں نے یہ فرمایا کہ اس امر کی خاطر، اس ملک کی خاطر، اس صوبے کی خاطر، ملاکنڈ اور سوات کے حالات کی خاطر چلو، ایک سوچو بیس کے ایک سوچو بیس سوات چلو اور وہاں اپنے جو بھائی ہیں، ان مسلمان بھائیوں کو سمجھاؤ کہ کسے مار رہے ہو اور کیوں مار رہے ہو؟ کیوں خون کی ہولی کھیلی جا رہی ہے، یہ کیوں بند نہیں ہوتی؟ اسے بند کریں اور وہ کہتے تھے، ان کا یہ کہنا تھا کہ وہاں جائیں گے، انہیں سمجھائیں گے، ان کی منت وزاری کریں گے، وہ ہمارے بھائی ہیں جو مارنے والے ہیں، وہ بھی مسلمان ہیں اور جو مرنے والے ہیں، وہ بھی مسلمان ہیں اور ان کو کچھ غلط فہمی یا جو بھی بات ہو گئی ہے تو ہم جا کر ان کو سمجھانے کی کوشش کریں لیکن جناب سپیکر، یہ المیہ دنیا میں ہے، پھر بھی رہے گا، جو بھی اچھا انسان کوئی اچھی بات کرتا ہے، کچھ لوگوں کو اچھی لگتی ہے اور کچھ کو وہ اچھی نہیں لگتی اور اس کا رد عمل ہوتا ہے۔ تو اس کی شہادت اسے نصیب ہو گئی لیکن وہ ایک اچھے Cause کیلئے، مسلمانوں کو جوڑنے کیلئے، مسلمانوں کا خون خرابہ جو آپس میں ایک مسئلہ ہمارا شروع ہو گیا ہے ملک میں اور خصوصاً ہمارے صوبے میں، اس کیلئے ان

کی یہ قربانی تھی اور ان کی یہ قربانی ہمیشہ ہمیشہ کیلئے یاد رہے گی جی۔ چونکہ یہ ایک عظیم قربانی ہے کیونکہ ایک آدمی کے پاس اربوں، کھربوں روپے ہوں، بہت بڑی بادشاہت ہو، جاہ و جلال ہو لیکن اگر زندگی اس سے مانگی جائے تو وہ سب کچھ دینے کیلئے تیار ہو گا لیکن اپنی زندگی دینے کیلئے کوئی تیار نہیں ہوتا، وہ کہتا ہے کہ سب کچھ مجھ سے لے لو لیکن مجھے زندہ رہنے دو، تو عالمزیب خان نے اپنی زندگی پیش کر دی۔ بہت قیمتی چیز جو کہ ایک انسان کیلئے بہت بڑی قیمتی ہے، ہر چیز سے، وہ انسان کو اپنی جان عزیز ہے، پیاری ہے تو میرے بھائی نے اس Cause کیلئے، اس امن کے Cause کیلئے آج وہ نہیں ہیں ہم میں لیکن ان کی روح پر سکون ہو گی کہ ان کی یہ قربانی رائیگاں نہیں گئی۔ چند دنوں بعد معاہدہ ہو گیا، اللہ کرے یہ قائم و دائم رہے اور یہ آگے بڑھے اور اس میں تقویت ہو اور ہمارا ملک ویسا رہے جیسا کہ پہلے تھا۔ جناب سپیکر، میں آپ کو ایک بات بتاؤں، جھگڑا ہو گیا، قتل ہو گئے تو اس میں دوسری طرف سے آدمی مر گیا، میرے اوپر 'اٹیک' تھا، وہ مر گئے، میرے Self defence میں بات تھی کہ جب مجھے کسی بند 'وین' میں معالجہ کیلئے ایبٹ آباد سے لیڈی ریڈنگ ہسپتال لایا جا رہا تھا تو میں یہ سوچ رہا تھا کہ یہ لوگ میرے آگے پیچھے ہیں اور میں پابند ہوں اور یہ آزاد لوگ جو سائے کے نیچے، درخت کے سائے کے نیچے سوئے ہوئے ہیں، یہ کتنے پیارے ہیں اور میں پابند ہو گیا ہوں کہ میں اپنی مرضی کی جگہ بیٹھ یا کھڑا نہیں ہو سکتا۔ ہماری ایک بڑی خوبصورت اور ایک بہت بڑی پیاری چیز جو ہمارے پاس تھی کہ، وہ 'امن' تھا، جو بھی مرضی تھی کہ جو کچھ کریں، جہاں بھی کوئی بیٹھ جاتا لیکن آج ایک ایسا وقت آ گیا ہے کہ ہر ایک کو خطرہ ہے، Locks لگائے جاتے ہیں، اب گیٹس ہیں، گیٹوں پر پھر گیٹس ہیں، ایک ایسا وقت ہم پر آ گیا اور اس Cause کیلئے اس نے اپنی جان پیش کی، کہ وہی چیز جو پہلے تھی، اسے واپس آنا چاہیئے۔ اس کیلئے میں نے لفظ 'مخلص' استعمال کیا، تو وہ اپنے لوگوں کیساتھ کتنا مخلص تھا کہ جب اس کو اپنے سکولوں کا پتہ چلا اور اس نے اپنے علاقے کا 'وزٹ' کیا تو اس کے فرش نہیں تھے، اس کے ٹاٹ نہیں تھے، فرنیچر نہیں تھا تو مجھے اسی طرح یاد ہے، وہ یہاں آ کر بیٹھ گیا، اس نے کہا کہ مجھے حق نہیں ہے کہ جن لوگوں نے مجھے ووٹ دیئے ہیں، میرے حلقے کے بچے نیچے بیٹھتے ہیں، اس گرد میں بیٹھتے ہیں، خاک میں بیٹھتے ہیں تو مجھے حق نہیں ہے کہ میں ایسی نرم کرسی پر بیٹھوں ادھر آ کر بیٹھ گیا، بشیر بلور صاحب اور ہم سب بھائیوں نے اس کو اٹھایا، اس کی یہ ایک بات کبھی کون بھول سکتا ہے جی؟ اتنا مخلص تھا وہ اپنے لوگوں کیساتھ۔ دوسرا اس کا بات کرنے کا جو طریقہ تھا، وہ بھی اتنا پیارا تھا۔ جناب سپیکر، میں جتنی بھی باتیں ان کے متعلق کرتا جاؤں تو دکھی دل سے کرتا ہی رہوں گا۔ میں

نہیں سمجھتا کہ وہ کوئی شخص تھا، میں سمجھتا ہوں کہ وہ میرا سگا بھائی تھا اور اسمبلی کے سارے ممبران بہن بھائیوں کی طرح ہیں اور سب کا وہ بھائی تھا جی، تو ہم سے اپنا ایک بھائی جدا ہو گیا اور ایسے Cause کیلئے جدا ہو گیا کہ جو اس نے کہا تھا کہ چلو، لیکن دیکھیں کیسے اس کی سیلکشن تھی، اس کا حلقہ بھی پہلا اور اس کے ساتھ جو المیہ ہو گیا، میری اس ہاؤس کی تمام پارٹیوں سے ریکویسٹ ہے کہ اس حلقے میں کم از کم ایسے شہید کی سیٹ پر اسے بلا مقابلہ آنا چاہیئے، یہ ایک اور روایت قائم ہو جائے (تالیاں) کہ اس قسم کے شخص جسے کسی دشمن نے نہیں مارا جناب سپیکر، اسے کسی اپنے مخالف نے نہیں مارا، وہ کسی کاروباری کھاتے میں نہیں مارا گیا، وہ کسی کے خلاف کوئی بات کرتے ہوئے نہیں مارا گیا، اس کی نیت مسلمانوں کو جوڑنے کی تھی، وہ جوڑ تھا۔ جناب سپیکر، یہاں ہم آج اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں، ہمارا اس پر ایمان ہے کہ جو شخص جیسا بھی ہو، اس کے اپنی زندگی میں گناہ ہیں، کچھ بھی کہیں کہ ہم سب لوگ کمزور ہیں، ہم سے گناہ ہوتے ہیں، اللہ معافی دے، جتنے بھی گناہ ہو جائیں لیکن وہ اگر بے گناہ مارا جائے، بے گناہ قتل ہو جائے، شہید ہو جائے تو وہ بالکل پاک ہو جاتا ہے، ایسے جیسے شہید ہوتا ہے، تو اس کا Cause بھی ایسا تھا، ان کو ایک بہترین موت اللہ نے نصیب کی، ان کی زندگی اتنی تھی، مرنا تھا اس نے، ان کا وقت برابر تھا لیکن جتنے بھی زندگی میں کوئی تھوڑے بہت ان سے ہوئے ہیں، وہ سب ان کے سر پر چلے گئے جنہوں نے اسے شہید کیا شہید زندہ ہے، ہم سمجھتے ہیں، میرا یہ یقین ہے انشاء اللہ کہ ان کی روح کو، یہ جو ہم آج کر رہے ہیں، اس سے زیادہ بہتر یہ ہو گا کہ ٹھیک ہے، میں نے بھی ذرا بات لمبی کر دی، میں بھی معذرت خواہ ہوں، میری سوچ یہ ہے جی کہ ہم دو چار جو بھی بھائی بات کرنا چاہتے ہیں، اس کے بعد اگر ہم ان کیلئے قرآن خوانی کر لیں، دعا کر لیں تو میرے خیال میں ہماری اس فلور سے ایک تحفہ ان کی طرف چلا جائے گا جی۔ میں بہت مشکور ہوں، جناب سپیکر۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> شکریہ۔ جناب قلندر لودھی صاحب کی جو تجویز ہے کہ اس کی سیٹ کو بلا مقابلہ، تو یہ قابل غور ہے، سب سیاسی پارٹیوں سے ریکویسٹ ہے کہ اس پر غور کریں۔ اب میں فلور دے رہا ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> جناب سپیکر صاحب! تاسو ته زه ریکویسټ کومه چه مونږه یو قرارداد په دے سلسله کښے پیش کول غواړو نو دا مونږه راوړے دے، که تاسو اجازت کوئ نو۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ستاسو خبره په ګل بدله، زه سکندر شیرپاؤ صاحب له فلور ورکوم نو هغوی نه پس به ئے اوکړئ۔ سکندر شیرپاؤ صاحب۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: ډیره مهربانی جناب سپیکر۔ بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر، عالمزیب خان په ډیره لړه موده کښې چه کله نه زمونږه دا اسمبلی وجود کښې راغلے ده، تقریباً د کال نیم نه مونږه پیژندلو او د دے نه مخکښې چرته ورسره دا سے تعلق نه وو پاتے شوے خو په دے کال کښې چه هغوی څومره ځان له یو عزت او ځان له یو ځائے پیدا کړےوو، زما خیال دے ډیرو کمو ممبرانو به ځان له دا سے عزت او ځائے پیدا کړے وی۔ هغه یو نهایت شریف کس او ښه سیاسی ورکر وو او د خپل سیاسی Cause د پاره ئے خپل جدوجهد جاری اوساتلو۔ د هغوی شهادت یوه ډیره لویه سانحه به زه ورته اووایمه او خاصکر چه بیا کومے طریقے سره هغوی شهید کړے شو نو دا قربانی هغوی د ټولے صوبے د پاره ورکړے ده۔ د هغوی د خاندان سره چه څومره هم مونږه تعزیت اوکړو، څومره هم همدردی اوکړو نو هغه کمه ده۔ ما ته د هغے احساس دے ځکه چه زمونږه خاندان هم د دا سے واقعاتو نه تیر شوے دے او څو څو ځله مونږه دا سے پخپله هم واقعات لیدلی دی۔ ما ته د هغے احساس دے چه کوم د هغوی خاندان باندے دے وخت کښې تیریږی لګیادی، کوم د هغوی په ملګرو، کوم د هغوی په دوستانو باندے تیریږی لګیادی۔ جناب سپیکر، څنګه چه ما تاسو ته اووئیل چه ډیر لږه موده کښې هغوی ځان له یو دا سے ځائے پیدا کړو او خصوصاً هسے هم مونږه ټول مسلمانان یو، د شهید خپله یوه لویه رتبه وی او زمونږه دا یقین دے چه شهید د همیشه همیشه د پاره ژوندے وی۔ هغه د خپل قربانئ په ذریعه د دے اسمبلئ د ممبرانو د پاره یو مثال جوړ کړے دے چه مونږ ته پکار دی چه د خپلے صوبے د حقوقو، د خپلے علاقے د حقوقو، د خپل عوامو د نمائندګئ پوره حق ادا کړو او دا کومه ذمه داری چه په مونږ ټولو باندے د عوامو د طرفه ده چه د هغے پوره کولو د پاره که د خپل ځان قربانی هم ورکول وی نو د هغے نه وروستو کیدل نه دی پکار۔ زه د خپل اړخه او د خپلے پارټئ د اړخه هغوی ته خراج عقیدت پیش کومه۔ ما او ثاقب خان یو جوائنټ ریزولیوشن هم لیکلے دے، زما به دا خواست وی ټول هاؤس ته چه یو ځل دا خبرے اوشی چه

د هغے نه پس مونږه هغه جوائنټ ریزولیوشن هم پاس کړو چه د هغوی هغه کومه قربانی ده چه هغوی ته زمونږ د طرفه هم یو خراج عقیدت او یو د غه ملاؤ شی۔ ډیره مهربانی ،جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر: ډیره مننه، ډیره مهربانی۔ محمد علی خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکرا! که ستاسو اجازت وی نو دا ریزولیوشن پیش کړو؟

جناب قائم مقام سپیکر: ثاقب اللّٰه خان! دا ډسکشن ختم شی، د هغے نه پس ئے کوؤ۔ محمد علی خان۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر، ډیره مهربانی۔ سپیکر صاحب، ما ته یو فخر حاصل دے چه د عالمزیب خان کلے، د هغوی د پلار او نیکه چه کوم کلے وو، هغه زمونږه علاقه کښے دے، دوئ د میرزو وو، نو زه په دے فخر کوم چه عالمزیب خان زمونږه د تحصیل شبقدر اوسیدونکښے وو۔ جناب سپیکر، مرګ شته دے، حقیقت دے، هر یو هغه کس چه پیدا شی، د هغه د پاره مرګ دے خو داسے مرګ چه کوم اللّٰه عالمزیب خان له ورکړو، کوم مرګ چه اللّٰه تعالیٰ قائد عوام ذوالفقار علی بهټو شهید له ورکړے وو، کوم مرګ چه اللّٰه حیات محمد خان شیرپاؤ شهید له ورکړے وو یا محترمه بے نظیر بهټو صاحبه له ورکړے وو، دا مرګ خو زه د اللّٰه نه ځان له هم غواړم، دا شهادت چه د یو مقصد د پاره ځان سړے قربان کړی، څنګه چه عالمزیب خان د دے خاورے، د دے ملک د سلامتیا د پاره ځان قربان کړو، د هغے بدلے خو به ورله اللّٰه ورکوی خو مونږ له هم پکار دی چه عالمزیب خان کومه قربانی ورکړله، په دغه لار مونږه هم لاړ شو او د دے نه نه یریږو چه څه به کیږی؟ خو نن چه په دے خاوره باندے کوم قهر نازل شوے دے، کوم عذاب نازل شوے دے، اللّٰه ناراضه شوے دے نو د دے مقابله په ښه طوراوکړو۔ ما ته خپله هم خلق دا وائی چه ته لږ احتیاط کوه، ته هم ټارګټ کیدے شے، داسے به کله ورځ وی چه اللّٰه تعالیٰ ما له د عالمزیب خان شهید په شان مقام راکړی۔ دا ډیر لوئے مقام دے، ډیر عظیم کس وو، ډیره ملنسار، ډیر ښه ورور وو او زه بیا دا وایم چه زه خوشحاله په دے یم چه د عالمزیب خان سره زه په

دے اسمبلئ کښے هم ممبر وومه او دا هم زما د پاره د فخر یو خبره ده چه هغه زمونږه د علاقے وو او زه دے ټولو ملګرو ته دا وایم چه انشاء الله تعالیٰ دغه سلسله به د تحصیل شبقدر د اوسیدونکو د طرف نه جاری وی که خیر وی، کله دے ښاورے ته ضرورت راشی که خیر وی مونږه به داسے قربانیانے ورکوؤ۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> ډیره مننه۔ واجد علی صاحب۔

<u>جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات):</u> نحمده و نصلی علی رسول الکریم اما بعد فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم۔ بسم الله الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، په سوسائټئ کښے داسے خلق وی چه د هغوی سره وخت تیرول هم د انسان د ژوند د پاره یو قیمتی خزانه جوړه شی او په زړونو کښے هغه محفوظ هم شی۔ داسے، زمونږ د دے اسمبلئ چه څومره تاریخ دے، په دیکښے ډیر معزز خلق د دے اسمبلئ ممبران پاتے شوی دی، شهیدان شوی هم دی، په خپل مرګ هم مړه دی، د هر وخت سره خپل یو رول ئے همPlay کړے دے خو موجوده اسمبلئ کښے عالمزیب خان یو داسے شخصیت وو چه په دے لږ وخت کښے دے اسمبلئ کښے هغه کوم رول کړوPlay نو یقیناً چه هغه زمونږه د اسمبلئ د پاره خراج تحسین دے، زمونږه د اسمبلئ د پاره هغه یو تاریخ جوړ کړے دے، زمونږه د اسمبلئ د دے معزز ممبرانو د پاره هغه یو کردار وو او بنیادی طور باندے چه هغه یو قام پرست سړے وو، په بنیادی توګه باندے هغه یو ښه مسلمان وو د هغوی Character چه ډیر واضحه او پاک وو، خاصکر د هغوی د خپلے حلقے سره مینه چه وه هغه، ډیره زیاته مضبوطه وه، رابطه ئے هم مضبوطه وه، په هیڅ یو حواله باندے هغه د خپلو خلقو نه ځان جدا نه وو ګڼړلے او نه ئے ځان د هغوی نه جدا کولو او دا د یو ښه سیاسی ورکر او لیډر نښه ده چه هغه په خپلو خلقو کښے او په خپل خول کښے اوسیږی، دا خاصه او خاصیت په عالمزیب خان کښے موجود وو۔ جناب سپیکر صاحب، زمونږ مشران د باچا خان نه واخله د اسفندیار ولی خان پورے مونږ وایو چه مونږه په دے خاوره باندے امن غواړو۔ د امن مقصد څه دے؟ د امن مقصد هم دا دے چه په دے خاوره باندے آباد هغه ټول خلق، هغه ټول انسانان چه په دے خاوره آباد دی چه د هغوی ژوند کښے سلامتیا وی، د هغوی د وجود د پاره سلامتیا وی، د هغوی د دولت د پاره سلامتیا وی، د هغوی د

کاروبار د پاره سلامتیا وی، د هغوی د روزګار د پاره سلامتیا وی، د دے د پاره امن ډیر زیات ضروری دے۔ دا مونږ چه نن وروستو روان یو، زمونږه تعلیمی ادارے تباه کیږی، زمونږه د روزګار مواقع ختمیږی، زمونږ په دے وطن کښے چه کوم بحرانی کیفیت پیدا دے ، د هغے وجه صرف او صرف دا ده چه دلته امن نشته۔ اوس دا امن ولے نشته۔ په دے امن نه راتلو کښے وجوهات څه دی نو هغه څه انټرنیشنل دی او څه نیشنل دی، نو پکار دا ده چه زمونږه د دے ملک واکداران څومره دی چه هغه په حقیقت کښے په دے ملک کښے تبدیلی راوستے شی، د امن جوړیدو کښے اهم رول Play کولے شی، هغوی له پکار دی چه هغوی هغه پالیسیانے خپلے کړی چه هغه زمونږ دے وطن او زمونږ دے خاورے ته امن راوړی۔ که هغوی دا پالیسیانے خپلے کړی نو یقیناً چه دلته به امن راشی او زمونږه ژوند، زمونږ د ماشومانو ژوند، زمونږ د خوئیندو مئیندو ژوند کښے به خوشحالیانے راشی۔ که هغوی پالیسیانے بدلے نه کړے او د هغوی پالیسیانے هم په دے ډګر باندے چلیدے نو نن خو یو عالمزیب په مونږ کښے شهید شوے دے ، سبا له د دے اسمبلو هم پته نه لګی، د دے ادارو هم پته نه لګی چه د دے به څه حال وی؟ سپیکر صاحب، تاسو اوکتل چه پرون شپه د 'رحمان بابا 'چه هغه یو صوفی شاعر، هغه د مینے محبت شاعر، هغه د ښکلے او د ځلا شاعر، هغه شاعر چه په تاریخ کښے د خپلو شعرونو په ذریعه باندے د قرآن پیغام، د حدیثو پیغام هغوی خور کړے دے ، د هغه شخصیت چه دے ، هغه هم په مړینے چا اونه بخښلو، د هغوی مقبره ئے والوزوله۔ زه یقین لرم چه دا کوم تبدیلیانے زمونږ په دے ذهنونو کښے راغلے دی، مونږه انسانان د انسانیت د معراج نه ډیر ښکته لویدلی یو نو پکار دا ده چه په دے باندے مونږ غور اوکړو، که مونږ نن غور اونکړو او په دے خبره مو ځان پوهه نه کړو چه مړی نه بخښنو، تعلیمی ادارے نه بخښنو، جنازے نه بخښنو نو یقیناً چه دا زمونږ د پاره ډیره لویه المیه ده او دا د تاریخ هغه Stone age ته زما خیال دے مونږه واپس تلی یو۔ که مونږه واقعی تبدیلی غواړو نو زه به یو ځلے بیا دا اووایم چه د دے ملک اصلی واکدران چه دی، پکار ده چه هغوی پالیسو ته د نظرثانئ د پاره رجوع اوکړی او هغه پالیسئ خپلے کړی چه د هغے په بدل کښے دلته امن، خوشحالی او

وروروځی راشی۔ زه ټولو مذهبی علماء، مشائخو ته درخواست کوم چه څومره فقهی مسائل دی، هغے له د دلیل او د منطق هغه جواز ورکړی، په دلیل او په منطق باندے خبره اوکړئ، د دلیل او د منطق او د مناظرے په ذریعه باندے دا مسئلے، د اسلام دا وړے وړے مسئلے حل کړئ، که دوئ د منطق او د دلیل خبره پریښوده، هر یو فرقے په بلے پسے ټوپک راواغستو، توره او چاړه ئے راغستے ده نو منطق ترے نه د مینځه لاړو، دلیل ترے نه لاړ نو چه منطق او دلیل لاړ شی نو انسان انسان نه پاتے کیږی، د هغه حلیه جبلتی چه ده، هغه حیوانی شی، نو زما په خیال مونږ له پکار دی چه مونږ ټول خلق په دے یوه خبره باندے سوچ اوکړو چه زما هر څومره اختلافات دی، هغه اختلاف د مونږه د دلیل په ذریعه باندے ختم کړو او که دلیل نه وی نو یقیناً چه بیا مونږه د انسانی سطح نه ښکته لویږو۔ نو زه به ټولو ورونړو ته درخواست اوکړم چه کوم عظیمه سانحه مونږ ته راپیښه ده، د عالمزیب ورور په شکل کښے، د سوات د زرګونو ورونړو د شهادت په شکل کښے، هغه بله ورځ په لاهور کښے چه کومه واقعه اوشوه چه هغے زمونږه د فارن پالیسئ بنیادونه اوڅړکول، زمونږ د ملک معیشت هسے هم داسے وو، هغے زما په خیال زیرو پرسنټ ته ئے بوتلو، نو پکار دا ده چه مونږ یو ځلے بیا په خپلو پالیسو باندے نظر ثانی اوکړو۔ زه د دے هاؤس او ستاسو په ذریعه باندے عالمزیب ته خراج عقیدت پیش کوم، خراج تحسین ورته پیش کوم او دا یقین لرم چه عالمزیب کوم شهادت بیا موندلو، هغه ئے د پښتونخوا صوبے د پاره، د پښتونخوا د خلقو د امن د پاره، د خپل انسانیت د معراج د پاره هغه دا قربانی ورکړے ده۔ زه هغوی ته بیا یو ځلے خراج تحسین پش کوم مننه۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب سلیم خان۔

جناب سلیم خان (وزیر بہبود آبادی): شکریہ جی۔ جناب سپیکر، آج جس موضوع پر مجھے بولنے کا آپ نے موقع دیا، اس کا بہت شکریہ۔ جناب عالمزیب صاحب شہید ہم سب کیلئے، اس ہاؤس کیلئے قابل احترام ہیں اور قابل احترام رہیں گے کیونکہ انہوں نے ہمیشہ جمہوریت کی خاطر آواز اٹھائی، انہوں نے ہمیشہ امن کی خاطر آواز اٹھائی، انہوں نے ہمیشہ بھائی چارے کی خاطر آواز اٹھائی، انہوں نے اس ہاؤس کے اندر بہت تھوڑے عرصے میں ایک اچھا مقام پیدا کیا اور انہوں نے پورے صوبے کے عوام کے امن و امان کی خاطر

اپنی جان کا نذرانہ دیا۔ جناب سپیکر، محترم عالمزیب صاحب شہید کی کسی سے کوئی دشمنی نہیں تھی، ان کی کسی سے کوئی رنجش نہیں تھی، اگر کوئی قصور ان کا تھا تو وہ ہمیشہ امن کی خاطر، ملک کی خوشحالی کی خاطر، اس غریب صوبے میں امن و امان کو بحال کرنے کی خاطر اس نے آواز اٹھائی اور ظالموں نے اس کو نہیں بخشا اور آخر کار ان کو شہید کیا۔ ہم جتنی بھی ان کی خدمات کی تعریف کریں گے، جتنی بھی خراج عقیدت اس فلور پر پیش کریں گے، میرے خیال میں ان کے اعزاز میں بہت کم ہوگا کیونکہ اس میں اچھائیاں تھیں، اس میں جو خوبیاں تھیں، وہ میرے خیال میں بہت کم لوگوں میں ہوتی ہیں، وہ ہم سب کیلئے قابل عزت اور قابل احترام رہیں گے۔ جناب سپیکر، مجھے وہ دن بھی یاد ہے کہ میں اور وہ ریڈیو پاکستان پشاور کے ایک پروگرام میں بیٹھے ہوئے تھے اور اس کو تقریر کرنے کا موقع ملا اور جب انہوں نے تقریر کی تو وہ اتنے جذباتی ہو گئے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو نکل گئے اور اس نے اپیل کی ان تمام بھائیوں سے، تمام صوبے کے ان لوگوں سے اپیل کی کہ میرے بھائیو! اب کس کی خاطر لڑ رہے ہو، کس سے لڑ رہے ہو اور کس کیساتھ جہاد کر رہے ہو؟ ان کے یہی الفاظ تھے۔ انہوں نے سب کو یہی اپیل کی کہ دونوں طرف سے پختون بھائیوں کا خون ہو رہا ہے، معصوم بچے شہید ہو رہے ہیں۔ انہوں نے روتے ہوئے ان سب کو اپیل کی کہ بھئی یہ سلسلہ اب بند کرو، اس کو ختم کرو، ان کا یہی قصور تھا۔ البتہ ان کو شہادت کا جو مقام ملا، یہ میرے خیال میں بہت کم لوگوں کو ملتا ہے، اس نے پورے صوبے کے عوام کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ جناب سپیکر، ہم ان کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھیں گے اور جناب سپیکر، میری یہ بھی گزارش ہے کہ اس صوبے کے اندر کوئی اچھا سا، کوئی بڑی سی روڈ، کوئی سکول، کوئی کالج یا کوئی ادارہ ان کے نام سے منسوب کیا جائے تا کہ بعد میں ہم ان کو یاد کر سکیں۔ Thank you very much۔

(تالیاں)

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> جناب ڈاکٹر اقبال دین فنا صاحب۔

<u>ڈاکٹر اقبال دین:</u> **اعوذ باالله من الشیطن الرجیم۔ بسم الله الرحمن الرحیم۔ ولا تقولو لمن یقتلو فی سبیل الله اموات بل احیاءھم ولکن لا تشعرون۔**

خوشحال بابا فرمائیلی دی چه:

مړ هغه دے چه نه ئے نوم نه ئے نشان وی
تل تر تله په ښه نام پائی ښاغلی

او دغه شان د علامه اقبال مرحوم شعر دے
چه:

وہی جواں ہے قبیلے کی آنکھ کا تارا شباب جس کا ہو بے داغ ضرب ہو کاری

جناب سپیکر، عالمزیب شهید زمونږ ورور، زمونږ ملگرے یو درون پښتون، یو ملنسار انسان، یو مینه ناک ملگرے چه د دے اسمبلئ ښکله وه، یو گل وو، هغه نن زمونږ په مینځ کښے نشته. زما خو دا خیال وو چه زه به په دے ایوان کښے د ټولو نه زیاتے خبرے د هغوی په باب کومه خو په خدائے یقین اوکړئ چه دے ټائم کښے زما د زړه درزا بے ترتیبه ده، مخامخ به راته هغه ناست وو. زه د سلیم خان صاحب د دے خبرے سره هم اتفاق کوم چه په دے صوبه کښے یوه غټه اداره د هغوی سره منسوب کول غواړی. زه د ثاقب الله چمکنی د دے خبرے سره هم متفق یم او د مرکزی حکومت نه دا غوښتنه کوؤ چه د لوئے نه لوئے سول ایوارډ هغوی له ورکړی او زه به د ټولو نه زیات د قلندر لودهی صاحب د دے خبرے سره اتفاق کوم، انشاء الله تاسو ټول به ورسره اتفاق کوئ چه د هغوی د پاره د غټے نه غټه تحفه دا ده چه مونږ د هغه په حق کښے قرآن خوانی اوکړو، دلته ئے هم اوکړو او په کورونو کښے ئے هم اوکړو، په خپلو دعاگانو کښے ئے یاد ساتو. زه دلته نن د خپل استاد محترم سعد الله خان حیران په شعرونو سره هغوی ته د عقیدت پیرزونے وړاندے کوم چه:

دلته د حسن او اخلاق نه زیات د ښمن نشته دے
خپله حیاء او شرافت د مرگ سامان جوړوی
ځوانئی نه لوئے جرم په دے خونی وطن نشته دے
خپل سرېتوب د سرې ژوند محشرستان جوړوی
او زما د سترگو لاندے ډیرے داسے شندی شوی
چه تنکی زړونه سوری کړی د وحشت گولو
ډیرے ناسازے ناکړ دے او ناپسندے شوی
نازکے شونډے رپولی د ټوپک شپیلو
ما ته پیغور دے په سپرلی کښے داسے ډیر گلونه
چه راختلی د معصومو پاکو وینو نه دی

د هور په شانے وی ولاړ رانه چاپیر گلونه
چه رازرغون خاورے وجود د نازنینو نه دی

مهربانی۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> ډیره مننه۔ شازیه طهماس صاحبه۔

<u>محترمہ شازیہ طہماس خان:</u> بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محترم جناب سپیکر صاحب، عالمزیب خان مرحوم کے حوالے سے میں بھی کچھ اپنے خیالات کااظہار کرنا چاہتی ہوں کیونکہ مرحوم کو میں تب سے جانتی تھی جب میں نے اور انہوں نے بلکہ ان کے بھائی اورنگزیب خان نے اکٹھے لوکل گورنمنٹ کے الیکشن میں حصہ لیا تھااور اکٹھے ہم لوگوں نے عملی سیاست کاآغاز کیا تھا۔اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ بہترین اخلاق کے مالک تھے، بہترین کردار کے مالک تھے لیکن ان کے کردار کی ایک خوبی جوان کو باقی ساتھیوں سے ممتاز بناتی تھی، وہ یہ تھی کہ وہ ایک بہترین ورکر تھے۔ میں انہیں کسی عہدے کے لحاظ سے نہیں جانتی تھی کہ وہ کس پارٹی کے کیا عہدے دار ہیں لیکن میں صرف ایک بات جانتی تھی کہ وہ اپنی پارٹی کے ایک بہترین ورکر تھے اور رہیں گے انشاء اللہ کیونکہ شہید کبھی مرانہیں کرتےان کیResistanceکے حوالے سے میں ایک بات یہاں پہ بتانا چاہونگی کہ اکثر ان کی لیڈرشپ کے حوالے سے جھگڑے بھی ہوتے تھے، تنازعات بھی ہوتے تھے، اختلافات بھی ہوتے تھے،Yes bossوالے انسان بالکل نہیں تھے کہ جو لیڈرشپ نے کہا، انہوں نے مان لیااوریہی وجہ تھی، ان کے کردار کی یہی خوبی تھی کہ انہیں ہم نے اے این پی پارٹی ورکر کی حیثیت سے نہیں جانا بلکہ ایک بہترین ملگری کی حیثیت سے ہم نے ان کی ہمیشہ عزت کی۔ لوکل گورنمنٹ میں ڈسٹرکٹ اسمبلی میں ہمیشہ ہم لوگوں نے پارٹی کی سیاست کو سامنے رکھاہے لیکن اپنے ورکر، اپنے عوام کے مفاد کو ہمیشہPriorityدی ہےاوریہی وجہ ہے کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ میں ہمارا گروپ بہترین گورنمنٹ کے نام سے مشہور تھا۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی ان کی وفات کے حوالے سے کیونکہ ابھی تو ہم شاید پاکستان پیپلز پارٹی کے افتخار خان شاگئی کی شہادت بھی نہیں بھولے تھےاور ہمارے ایک اور بہترین ساتھی ہم سے جداہوگئے اور جس وقت ان کی شہادت کی خبر مجھ تک پہنچی تو پہلے میرے تاثرات یہی تھے کہ بھئی یہ تو ایک ورکر تھا، کوئی سرمایہ دار نہیں تھا، کوئی بہتBig shotنہیں، اس کو شہید کرکے کسی کو کیا ملا ہوگا؟ لیکن بہرحال ہم اس سانحے میں، ہم اس غم میں ان کے خاندان کیساتھ بھرپور شریک ہیں اور پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے ان کی شہادت پران کو بہترین خراج عقیدت پیش کرتے ہیں اورآخر میں ایک شعر ان کی نظر میں کرنا چاہتی ہوں کہ:

موجود تھا، موجود ہوں، موجود رہونگا　　تم بھسم کرو صورت سبزہ میں اٹھونگا

تم شب کی سیاہی میں مجھے قتل کروگے　　اور صبح کے اخبار کی سرخی میں بنوں گا

بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، عالمزیب کے حوالے سے میری ایک عرض ہے کہ ہم سب کی طرف سے ایک بندہ بات کرلے اور ملکر قرآن خوانی کرنا ضروری ہے، نہ کہ یہ تقریریں کرنا۔ سر، میری یہی ریکویسٹ ہے اور دوسرا میں چمکنی صاحب سے بھی یہی ریکویسٹ کرونگا کہ یہ جو قرارداد پیش کررہے ہیں، اس میں اگر یہ چیزAmend کریں کہ یہ جو تباہی، فرنٹیئر میں جس بندے کی وجہ سے یہ تباہی اور یہ لڑائیاں شروع ہوئی ہیں، جنرل مشرف، اس ذلیل کیساتھ جو پروٹوکول ہے، جو مراعات ان کو ملی ہیں، قرارداد میں بھی یہ چیز شامل کی جائے کہ یہ چیزیں ان سے واپس لی جائیں۔ تھینک یو سر۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگر ہاؤس اجازت دیتا ہے تو میں، جس طرح منور صاحب نے فرمایا ہے تو یہ درست ہے، اگر ہاؤس اجازت دے تو میں صرف جو میاں افتخار صاحب ہیں یا بشیر صاحب ہیں، ان میں سے ایک کو چانس دیتا ہوں، وہ فائنل بات کرلیں۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر! میں اس ضمن میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیونکہ۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: ایک منٹ، کیونکہ میرے پاس جو لسٹ آئی ہے تو سارے معزز ممبران صاحبان کی یہ خواہش ہے کہ وہ ان کو خراج عقیدت پیش کریں لیکن وقت کی کمی ہے، اس وجہ سے ہم قرآن خوانی کرلیں اور قرارداد بھی پیش کرلیتے ہیں تو میں ہاؤس سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اگر ہم آخر میں میاں افتخار کو موقع دے دیں اور وہ سب کی، وہ کرلیں تو میرے خیال میں یہ بہتر ہوگا، وقت بھی کم ہے۔۔۔۔۔

آوازیں: ان کے ایصال ثواب کیلئے فاتحہ پڑھ لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی؟

(قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: وہ ڈاکٹر فنا صاحب نے کرلی نا۔

مفتی کفایت اللہ: ہم بھی کرنا چاہتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یره مفتی صاحب! ټول یو شیز دے کنه۔

مفتی کفایت اللہ: سر، ہم بھی تھوڑی بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: زما سره ګوره دا ټول، دا فائل دے ټول۔۔۔۔

آوازیں: یو یو منټ ټولو له ورکړئ چه ټول پرے خبرے اوکړی۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب!

جناب مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔

جناب قائم مقام سپیکر: مفتی جانان صاحب! آپ تشریف رکھیں، اس کے بعد۔۔۔۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: مختصر، بہت مختصر۔

مفتی سید جانان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، هغه بله ورځ تاسو پخپله باندے فرمائیلی وو چه لس بجے به راځو او یوولس بجے راغلئ، مونږ دلته انتظار کولو، بیا یو منټ کښے خبره خو په دے باندے مونږ نه پوهیږو چه یو منټ کښے مونږ څنګه خبره اوکړو؟ سپیکر صاحب، انسان یادیږی، نن زمونږ ورور عالمزیب خان یادیږی۔ زه خو دا یقین کوم چه دا مړ نه دے، هغه انسان مړ وی چه خلق دا وائی چه شکر دے، د ده نه مو ځان خلاص شو او دا سړے مطلب دا دے ورک شو، د دغه دنیا نه لاړو نو هغه سړے مړ وی۔ عالمزیب خان یقیناً نه مونږ ته څه راکړی وو او نه مونږ مطلب دا چه څه ورکړی وو خو هغه د یو اخلاقو او د یو کردار مالک سړے وو نو هغوی ته مونږ خراج تحسین پیش کوؤ او د هغوی خاندان سره د غم اظهار کوؤ او اللہ رب العالمین د د هغه خاندان ته د دے اجر جمیل ورکړی او کوم تکلیف چه رسیدلے دے، دغه تکلیف کښے مونږ ورسره شریک یو۔ جزاکم اللہ۔

جناب قائم مقام سپیکر: رحیم داد خان! تاسو خپل۔۔۔۔

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی)}: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، ستاسو شکریہ ادا کوم او میاں افتخار صاحب چہ د هغوی دا تحویز ډیر موزوں تجویز چہ زمونږه یو داسے ورور د دے هاؤس ممبر وو او د دے قوم د پاره او د دے ملک د پاره هغوی شهادت قبول کړو، د هغے باره کښے به زه یو شعر وایم:

ـــ یہ پھول اپنی لطافت کی داد پانہ سکا کھلا ضرور مگر کھل کے مسکرا نہ سکا

جناب سپیکر، د کومے جذبے لاندے چہ هغه دے هاؤس ته راغلے وو او هغه د خپلے علاقے کوم Representation کولو او دے هاؤس چلولو کښے هغه کوم امداد کولو او هغه د شرافت داسے وخت تیرولو، داسے ښکاریدو لکه چہ زمونږه زوړ ملگرے وی او نوے نه وی او کوم تجربے سره، کوم دغه باندے د هغوی Performance وو نو داسے ښکاریدو لکه چہ دے زوړ پارلیمنټیرین وی او هغه خپل آداب او کوم خواص چہ خدائے هغوی ته ورکړی وو نو ډیرو کمو خلقو کښے به داسے وی۔ نور خلق به هم خبرے کوی خو زه د خپل طرفه، د خپلے پارټئ د طرفه او د ملگرو د طرفه د هغوی پسماندگانو ته دا یقین ورکومه چہ د هغوی کوم خدمات دی، هغے کښے به مونږه د هغوی سره پوره امداد کوؤ او د هغوی د حلقے خلق به انشاء اللہ تعالیٰ محرومه نه پاتیږی ډیره مهربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: عطیف الرحمان۔

جناب عطیف الرحمان: اعوذ بااللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب ډیره مهربانی چہ ما له مو شهید ورور عالمزیب خان ته د خراج عقیدت پیش کولو د پاره ټائم راکړو۔ حقیقت دا دے چہ د هاؤس ممبرانو ډیرے ښے خبرے اوکړے او څنگه چہ تاسو پرون اووئیل چہ یره ټول ممبران به لس بجے بر وقت راشو چہ په دے باندے تفصیلی خبرے اوشی نو زه ډیر په افسوس سره دا خبره کومه، زمونږه ډیر ممبران صاحبان راغلی دی، پکار دا وه چہ هغوی ټولو په دیکښے بهرپور شرکت کړے وے او په دے باندے ئے خبرے کړے وے۔ عالمزیب خان د ډسټرکټ گورنمنټ نه راواخله تر ایم پی اے توب پورے، حالانکه کرسئ ئے دلته کښے ما سره یو ځائے وه او وللہ دے کرسئ ته چہ اوگورو، خالی پرته ده نو ډیر زیات خفه شو خو چہ کومه قربانی هغوی د دے

ملک د پاره، د دے خاورے د پاره او د دے صوبے د پاره ورکړے ده نو حقیقت دا دے چه ترکومه پورے دا جمهوری نظام وی، دا پارټی وی نو انشاء الله لکه څنگه چه وائی چه یره شهید ته به مونږ مړ نه وایو، دا ژوندے وی او تر کومه پورے انشاء الله زمونږه خومره دغه وی نو د عالمزیب خان چه کومه قربانی، کوم جدوجهد د خپلے پارټۍ د پاره، د دے علاقے د پاره وو نو انشاء الله هغه به یاد ساتلے کیږی. بل زمونږه لودهی صاحب چه څنگه په خپل تقریر کښے اووئیل نو دلته کښے زما خیال دے چه عالمزیب خان کومه قربانی ورکړے ده نو د هغه پخپله بدیت د چا سره نه وو، د هغه سره چه کومه واقعه شوے ده او هغه شهید کړے شوے دے نو هغه د خپل ځان د پاره شهادت نه دے دغه کړے، د دے خاورے د پاره ئے قربانی ورکړے ده. لودهی صاحب چه څنگه په خپل تقریر کښے اووئیل، دلته کښے ټولے پارټۍ تقریباً موجود دی او هغوی د دا یوه فیصله اوکړی چه د عالمزیب خان په سیټ باندے سړے نه اودروی او دا سیټ Unopposed راشی چه مونږه دنیا ته یو Message ورکړو چه یره دا خلق د دهشت گردئ خلاف یو دی او انشاء الله مونږ به ولاړ یو او مخکښے په نظامت کښے هم داسے شوی دی، تاسو به کتلی وی چه زمونږ د پیښور ښار په تیر دغه کښے ناظمان شهیدان شوی وو، هغے کښے زمونږه د پیښور ډی آئی جی صاحب هم شهید شوے وو، زمونږه دوه ناظمان هم پکښے شهیدان شوی وو او د هغه ناظمانو په مقابله کښے بیا نور خلق اوندریدل او هغوی Unopposed مقرر کړے شو او منتخب ئے کړل، نو زه هم دا خواست دے ټولو پارټو ته کومه، دلته کښے تقریباً د ټولو قیادت موجود دے، ټولو سیاسی ډلو ته خواست کومه چه د عالمزیب خان په ځائے چه مونږ هر سړے اودروؤ، د هغه په مقابله کښے د څوک کس نه ادروی او چه دنیا ته یو ښه Message لاړ شی چه یره دا د دهشت گردئ خلاف ولاړ دی او انشاء الله څنگه چه میاں صاحب خبرے کوی چه د باچا خان بابا چه کوم سپاهیان وو، د هغوی په مقابله کښے کوم خلق وو، د هغوی سره زغرے وے، توپے، ټینکونه ورسره وو، هغوی سره هغه هر څه ختم شو خو د باچا خان د سپاهیانو چه کومے سینے وے، هغه ختمے نه شوے او هغوی د دے ملک د

پاره، د دے قوم د پاره قربانئ ورکړے دی او انشاء الله دا قربانئ به مونږه ورکوؤ۔ په اخره کښے زه دا یو شعر وایمه، وائی:

چه خازے شنے مے په قبر وی ولاړے
که غلام مړ ووم راځئ توکئ پرے لاړے
چه په خپلو وینو نه یم لمبیدلے
په ما مه پلیتوئ د جماعت غاړے
او چه قطرے قطرے مے فوج د انګریز نه کړی
مورے ما پسے په کوم مخ به ته ژاړے
یا به دا بے ننګه ملک باغ عدن کړم
یا به کړم د پښتنو کوڅے ویژاړے

والسلام۔

(تالیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: جناب میاں افتخار صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مهربانی۔ ډیرو ملګرو د خپلو جذباتو اظهار اوکړو، پکار خو دا ده چه وخت د دے د پاره خصوصی طور وے ځکه چه مونږ ټول به جماعت ته ځو او په جماعت کښے به ختم کوؤ، په جماعت کښے به دعا کوؤ، دا به د مونځ ټائم وی نو هلته به ټول په شریکه ځو او دلته جماعت شته دے چه څوک دا نه وائی چه زه ګنی د خپلے محلے جماعت ته ځم، دلته جماعت شته، ټائم شته، امام شته، ټول به شریک ځو او هغلته به ختم هم کوؤ او دعا به هم کوؤ۔ دا تاسو چه څومره په تفصیل خبرے کړے دی، زه به د هغے دوباره Repetition نه کوم خو څومره د مرګ په حواله یو حقیقت دے او دا مرګ هر چا له به راځی۔ خدائے دنیا چه جوړه کړے ده، فنا ورله شته دے خو د عقیدے خاوندان دا خبره په من و عن باندے منی چه دا دنیا عارضی ده او ورپسے دنیا چه کوم ده نو همیشه ده او چه د چا عقیده په دے بنیاد وی، هغه چرته مایوسه کیږی نه، که په دے وخت هر څه په چا تیر شی۔ زه یو دوه خبرے په دے حواله ځکه کول غواړم چه زمونږه خپل ورونړه هم په دے خبره، اول چه مونږه اومنو چه او مرګ شته او یو ځل تلل دی۔ مونږه د خپلو سترګو وړاندے ډیر خلق

وینو، ګورو چه روان وی خو مونږ کښې د دے خبرے احساس نه وی چه یو ورځ به زه هم ځم او د دے په حواله زه یو خبره د عیسیٰ علیه السلام کول غواړم۔ جناب سپیکر صاحب، د خدائے نه پس که چا مړی ژوندے کړی دی نو هغه عیسیٰ علیه السلام وو او ډیر ملګری به په دے باندے خبر وی چه خدائے پاک پیغمبرانو له معجزه ورکوی نو ولے ورکوی او د کوم وخت مطابق ئے ورکوی؟ کله چه د خدائے د طرف نه د دے خبرے ضرورت محسوس شی چه په معاشره کښې برائی یو حد ته اورسیده او د پیغمبر حیثیت ښکاره کول غواړی نو یو داسے معجزه ورله ورکوی چه هغه نور خلق نه شی کولے۔ چونکه د عیسیٰ علیه السلام په وخت کښې د کینسر علاج هم موجود وو، دا مونږ خلق وایو چه د کینسر علاج اوس هم نشته، په ریکارډ دی او په قرآن کښې دی چه د عیسیٰ علیه السلام په وخت کښې د کینسر علاج وو او دا به طبیبانو کولو، نو د خلقو عقیدے په دے وے چه طبیب باندے به د خلقو عقیده ډیره زیاته وه، عقیدے کمزورے شوے، د خدائے نه زیاته عقیده د خلقو په طبیبانو باندے راغله نو خدائے پاک عیسیٰ علیه السلام له هغه معجزه ورکړه چه هغه د طبیبانو په لاس کښې نه وه چه مړ به شو نو طبیب روغولے نه شو نو عیسیٰ علیه السلام چه کوم دے مړی ژوندی کول او یو دغه رنګ بوډئ ښځه ورله راغله چه زما دا ځوئے مړ دے او زما د ګټے وټے څوک شته دے نه، جنازه روانه وه، عیسیٰ علیه السلام هغه ژوندے کړو، ورته وائی چه کیدے شی، دا بے هوشه وو چه تا ژوندے کړے وی، دا خو قومه کښې وو چه دومره په لنډو، بیا عیسیٰ علیه السلام د نوح علیه السلام ځوئے ژوندے کړو چه هغه څلور زره کاله مخکښې د هغے نه وفات شوے وو۔ غرض دا چه خلقو په دے خبره باندے پخه عقیده راغله چه او عیسیٰ علیه السلام کښې خدائے پاک هغه قوت اچولے دے چه دلته ئے هیڅ یو علاج څوک نه شی کولے، هغه عیسیٰ علیه السلام کولے شی۔ نن دا ټول هاؤس دلته حاضر دے چه هغه عیسیٰ علیه السلام هم نشته، چا له چه خدائے پاک د مړی د ژوندی کولو معجزه ورکړے وه، یو ځل تلل دی او بیا زمونږه آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ چه په اجازت ترے نه روح قبض شوے دے، هر پیغمبر نه اجازت اغستے شوے دے خو دا زمونږه سردار دوجهاں پروت وو د ځنکدن علامه ده او خلق راځی د مسئلے

تپوس ترے کوی، دروازه ډبوی، هر چا ته دوئ وائی چه د بابا جان طبیعت ټهیک نه دے، تاسو نن تپوس مه کوئ۔ یو مسافر راځی، هغه دروازه ډبوی، دے ورته وائی، هغه ځی نه۔ رسول اکرم ﷺ ورته وائی، دے به ځی نه، دے راپریږدئ، هغه عزرائیلؑ وو چه راغلو، ورته وائی چه زه خو راغلے یم، که ستاسو اجازت وی چه زه خپله کارروائی اوکړم، کار پوره کړم د کو ر بیبیانے ټولے په ژړا شوے او دا نظاره ئے کته او هغه پیغمبر چه د هغه د مخه دواړه جهانونه دی او هم اولین دے او او هم اخرین دے، هغه بدنی طور د دے دنیا نه رخصت شو۔ غرض دا دے چه داسے یو کس به نه وی، ګنی چه په دے دنیا کښے به پاتے کیږی، خوش قسمته سړے هغه دے چه هغه په نره باندے مړ شی، خوش قسمته سړے هغه دے چه په غیرت باندے مړ شی، خوش قسمته سړے هغه دے چه په ننګ باندے مړ شی او په دے بنیاد باندے مونږه د عالمزیب په دے مرګ باندے فخر کوؤ، ویاړ کوؤ او مونږ دا وایو چه د عقیدے مطابق هم او د کردار مطابق هم عالمزیب په مونږ کښے ژوندے وی او د داسے خلقو په بابت کښے چه کوم زمونږه ډیرو خلقو د خپلو خیالاتو اظهار کړے دے، زه به دومره وایمه چه:

شهیده خور دے د په ګولو سوری ټټر نه قربان
چه پرے اسونه دنګیدلی هغه سر نه قربان
خدایه سپرلے کړے چه دا سرے وینے ګلونه شی بیا
دخوئیندو مئیندو لوپټے سره نشانونه شی بیا

زه د دے موقعے په مناسبت سره د عالمزیب په حواله چه زمونږه او ستاسو ملګرے پاتے شوے دے، اکثر چه داسے ملګری ځی نو خلق وائی: د جنازے بازو مے نیسه چرته به ما په راستئ خله درکړے وینه

ګرانو ملګرو! دا ټول پراؤ په پړاؤ چه کوم دے مونږ به د یو بل نه جدا کیږو۔ نن د هغه دا ورځ یادول، دا د هغه د بچو زړه مضبوطول دی، نن د هغه یاد تازه کول، دا د هغه د خوئیندو مئیندو زړه مضبوطول دی، نن د هغه یاد تازه کول، د هغه د ورونړو زړه مضبوطو ل دی او دا د هغه هغه ملګری چه هغوی هم په دے خبره او زمونږه اسمبلئ چه دا کوم کردار نن ادا کړے دے، زما یقین دے چه هر سړے به دا خبره کوی چه که ما له هم مرګ راشی نو هغه ارمانی به نه وی

بلکه زما د یادولو به شوک وی، ما پسے به شوک خبره کوی او زما په دے قدم باندے به خلق قدم ایږدی۔ زه د عالمزیب په حواله، مونږ چه کله ژوندی یو نو یو بل نه ډیر نفرت کوؤ خو چه شوک لاړ شی نو خلق صفتونه ډیر کوی، وائی:

ارمان به مے هله درله درشی

چه کټ مے واخلی تورو خاورو له مے وړینه

دا ټولے هغه خبرے دی چه ستاسو او زمونږه د سترګو وړاندے دی۔ زه د عالمزیب په حواله چه ډیرے خبرے هم اوکړم خو خبرے به هم په دے باندے راغونډے کړم چه وائی:

زه د وطن، وطن زما دے زه د وطن د پاره سر قربانوؤمه

ګرانو ملګرو، زه پرون دے سلسله کښے چه د عالمزیب دا کومه خبره کیږی، د رحمان بابا مزار ته چه لاړو، ستاسو زمونږ به ټول، دغه رنګ د خوش قسمته خلقو مقبرے به جوړیږی، ډیر خلق کټ پوزی باندے هم نه مری، ډیرو خلقو ته مقبرے هم نه نصیب کیږی، داسے خلق هم رااووتل چه هغوی مقبرے نه منی، هغوی به د خلقو نخښے نه منی، هغه به نشانونه نه منی او هغه رحمان بابا چه اے ګرانو ملګرو پښتنو! چه که د رحمان بابا غونډے هستی هم مونږ په دے وخت کښے، قرارداد به هم پاس شوے وے خو هغه رحمان بابا چه هغه نن په قبر کښے وی او هغه وائی چه دا زه کومو پښتنو ته پاتے شومه، دا د کوم وخت پښتنو سره چه کوم دے زما لاره شوه؟ هغه رحمان بابا چه د پښتو په ادب کښے، په شرافت کښے، په انسانیت کښے لوړ مقام لری او هغه رحمان بابا چه د جمعے ورځ به وه او تاسو مونږه ټولو ته یاد شی چه امام به خطبه وئیله نو د رحمان بابا دیوان نه به ئے چه کوم دے نو، سپیکر صاحب! که لږ تاسو توجه اوکړئ، نو ګرانو، زما عزت مندو ملګرو! زه پرون چه رحمان بابا، بشیر خان هم تلے دے، عاقل شاه صاحب هم تلے دے، تاسو کښے به هم نور ملګری تلی وی چه شوک خلق اوری، رش سیوا کیږی، عقیدت مند نور هم سیوا کیږی، هر چا چه دا کار کړے دے، هغه د رحمان بابا درجه کمولے نه شی، د رحمان بابا عظمت کمولے نه شی او د رحمان بابا په پښتو شاعرئ کښے خپل مقام دے خو صوفیانه کلام کښے د هغوی د اسلام په بنیاد چه خطبه به وئیلے کیده نو د هغوی دیوان به وئیلے کیدو۔ په اسلام

کښې ئے خپل مقام دے او په انسانيت باندے د هغه يو لوړ مقام دے، د انسانيت په حواله چه د هغه کوم شعرونه دی، تاسو ټولو په قبرونو باندے وئيلی دی. زه وايم چه دا چا هم کړے دے، هغه نه پښتون وو او نه پښتنے مور راوړے دے، دا چه چا هم کړے دے، نه خدائے منی او نه رسول منی او نه مسلمان دے او دا چه چا هم کړے وی، نه د انسانيت نه خبر دے او نه د انسانيت په لار تلے دے، دا حيوان دے، مونږ د هغوی مذمت هم کوؤ او مونږ د رحمان بابا د لارے پيروکاران يو، مونږ د هغه د سوچ او فکر پيروکاران يو، څنگه چه عالمزيب په دغه لاره باندے ځان ورکړو، که چرته د پښتو د خدمت د پاره، که د اسلام د خدمت د پاره، د انسانيت د خدمت د پاره دغه رنگ د وينو توئيدل وی، مونږ ته دا وينه قبوله ده. زه په دے ختموم چه سپيکر صاحب، مونږه ټولو ته د دے خبرے احساس پکار دے، مونږ له د ټولو مشرانو احترام پکار دے. واجد علی خان چه کومه خبره اوکړه، زه هغه Repeat کوم په دے بنياد چه ګرانو ملګرو! مونږه اپيل کوؤ، هغه ټولو علمائے کرام ته چه هغه د هر يو فکر سره تعلق لری، ستاسو او زمونږ په خله کښے به هغه اثر نه وی، ستاسو او زمونږ خبره به خلق هغه رنګ نه منی خو د شرع، د مذهب، د عقيدے د لحاظه د عالمانو خبره خلق منی، که نن عالمانو خپل کردار ادا نکړو، په ورځ د آخرت به د هغوی سره هم دا حساب کتاب کيږی. پکار ده چه عالمان راپاڅی ځکه چه رسول اکرم ﷺ وئيل چه دوه اويا فرقے به وی نو چه دوه اويا فرقے مونږه يو بل وژنو نو مسلمان به کوم ځائے پاتے کيږی؟ يو ځائے کښے هم د انسان د وژلو اجازت نشته او د قبر بے حرمتی نشته دے. دا چه هر چا کړے دے، عالمانو ته پکار دی چه راپاڅی او دا خبره بالکل سپينه کړی. زه په دے شعر اجازت غواړم، د عالمزيب وينے ته سلام پيش کوم، د هغه خپلوانو ته د صبر و تحمل دعا به کوم او دلته دا ټول خلق دا دعا به کوؤ چه يا خدايه! په دغه لار که مونږه هم ځو نو مونږه به هم مخ نه اړوؤ، مونږه هم چه کوم دے د وطن د پاره سر قربانولو ته تيار يو. په دے شعر اجازت غواړم، وائی:

زه يم پښتون زما په سر شمله کږه اوتړئ
پس له مرګه چه مے زنه په خاصه اوتړئ

دا مے د پلار نیکه یادگار دے چه ژوندے پاتے شی
خازے د قبر ته مے توره او نیزه اوتړئ
که په ژوندون مے پوره نه شو دا ارمان دے زما
د انقلاب جھنډا زما په جنازه اوتړئ

(تالیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: بہت بہت شکریہ۔ میاں صاحب! یہاں پر ایک۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں ایک اہم مسئلے کی جانب آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ سول سیکرٹریٹ میں ہمارے ایک ساتھی ایم پی اے اور وہاں پر جو سٹاف ہے انکے درمیان کچھ بدمزگی ہو گئی ہے، وہاں پر ان لوگوں کا 'Strike' ہو گیا ہے اور سیچویشن کچھ ٹھیک نہیں ہے تو میں آپ کی وساطت سے گورنمنٹ کے منسٹرز سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ جا کے وہاں پر اس معاملے کو رفع دفع کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بشیر بلور صاحب! کسی کو آپ، مطلب ہے اگر مناسب سمجھتے ہیں۔

سینئیر وزیر (بلدیات): زه په دے خبرے تقریر اوکړم نو بیا به په دے باندے خبره اوکړو جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک شوه جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: تاسو لږ تشریف کیږدئ، یو منټ۔ چونکہ میرے پاس معزز ممبران صاحبان کی ایک لمبی چوڑی لسٹ ہے لیکن ہر ایک کو موقع دینا مشکل ہے، وقت کی کمی کی وجہ سے تو میں معذرت خواہ ہوں کہ ان کو مطلب ہے۔۔۔۔۔

سینئیر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر، د عالمزیب په باره کښے د خبرو کولو د پاره لږ لږ وخت ورکوئ۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بشیر بلور صاحب۔

سینئیر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ ډیره مهربانی چه هاؤس کښے د عالمزیب خان ورور اورنگزیب خان هم ناست دے او هر څومره چه د

هغوی په حقله مونږ خبرے اوکړو او څومره چه غمرازی اوکړو نو ډیره کمه به وی جی۔ سپیکر صاحب، بدقسمتی دا ده چه زمونږ صوبه کښے نن داسے Insurgency ده چه تاسو حالات اوګورئ چه د هیچا ځان هم محفوظ نه دے او ورسره ورسره پرون کومه واقعه شوے ده زمونږ د رحمان بابا، د هغوی خو تاسو اوګورئ چه د یو داسے عظیم شاعر مقبره چه بچ نه شی پاتے کیدے۔ عالمزیب خان زمونږ ورور وو، عالمزیب خان دا کشر ورور اورنګزیب خان چه دے، دا زمونږ ناظم وو او دا عالمزیب خان د ټاؤن ممبر وو او ډیر زیات جدوجهد والا سړے وو او دومره چه سړے یو ځل حکومت کښے یا داسے ممبر پاتے شی نو بل ځل هغه ته چانس نه ملاویږی خو دے دومره تکړه سړے وو او دومره بهادر سړے وو چه د دوئ حلقه کښے ډیر مالدار مالدار خلق وو خو چا جرات نه شو کولے چه هغه درخواست هم اوکړی او الیکشن ته اودریږی او دے واحد داسے سړے وو چه د الیکشن د پاره اودریدو او بیا ئے د ډیر لوئے لوئے خلقو سره مقابله اوکړه او خدائے دوئ ته برے ورکړو او دوئ اول الیکشن اوګټلو خو تاسو ته به یاد وی، څنګه چه زمونږ لودهی صاحب خبره اوکړو چه دلته ئے تقریر کړے وو چه مونږ ټول ممبران، ایک سو چوبیس کسان ټول سپینے جهنډے واخلو او مونږ سوات ته ځو او خیر دے که مونږ هلته شهیدان شو خو چه هلته امن راشی، نو، څه آمین وخت وو چه هغه وخت کښے داسے خبره اوشوه چه هغه نن مونږ کښے نه دے او هغه شهید دے، شهید کله هم نه مړ کیږی او مونږ دا وایو چه عالمزیب خان چه کوم جدوجهد کړے وو د خپلو عوامو د پاره، دا چه شهید شو، ده د خپلے علاقے کار کتلو، انسپکشن ئے کولو او بلاسټ شو۔ سپیکر صاحب، هغه به ما سره جنګیدو، چیف منسټر سره به جنګیدو د خپلے حلقے د پاره، د خپلو خلقو د پاره، د خپلو خلقو د نوکرو د پاره، د خپلو خلقو د ډیویلپمنټ د کارونو د پاره او په دے اسمبلئ کښے د هغه کردار ټولو ته مخامخ دے۔ روشن خیال وو، هغه چه کومے خبرے کولے، هغوی همیشه د خپلے حلقے د پاره، د خپلے صوبے د امن د پاره به خبرے کولے۔ سپیکر صاحب، زمونږ خو ایمان دا دے چه یو مسئله هم په زور نه شی حل کیدے، مسئلے چه دی همیشه په خبرو اترو باندے حل کیږی۔ سپیکر صاحب، سوات کښے تاسو اوګورئ زمونږ د

واجد علی خان ورور شهید شو، زمونږ د وقار خان دوه وریرونه او پلار شهید شو۔ نن د ایوب اشاړی خان دوه د تره ځامن شهیدان شول، خان لالا باندے دومره لوئے حملے اوشوے او خدائے اوساتلو او داسے زمونږ دا ټول ورونړه، پولیس کښے کوم زمونږ ورونړه شهیدان کیږی، دا چرته کوم اسلام دے ، دا کوم قرآن دے ، کوم تبلیغ دے او اخر ولے دا کیږی؟ سپیکر صاحب، زما خو دا ایمان دے چه نن زمونږ پارټئ دا فیصله کړے ده، حکومت فیصله کړے ده چه مونږ به د دے مخه نیسو او که هر څه اوشی مونږ به د دے خلاف ولاړ یو او مونږ دا خپل قام چه دے ، بیا دوه سوه یا پینځه سوه کاله زړو تیارو ته نه لیږو۔ مونږ وایو چه خپل جدوجهد به کوؤ او خپل ملک کښے دا دهشتګردی چه ده، دا فسادیان چه دی، انشاء الله هر څنګه چه وی، د دوئ مقابله به کوؤ او زه به تاسو ته دا اووایم سپیکر صاحب چه زه پرون تلے ووم د خپل رحمان بابا مقبرے ته، هلته چه لاړم نو ډیر زیات Damages شوی دی۔ حکومت د طرفه مونږ ټول اخراجات چه دی، مونږه به دا لوئے اعزاز ګنړو چه صوبائی حکومت به دا ټول اخراجات کوی او انشاء الله مونږ به زر تر زره دا مقبره دوباره مکمل کوؤ او بیا به انشاء الله مونږ پخپله افتتاح کوؤ او خدائے نه دا غواړو چه دغه شان مونږ ته خدائے همت راکړی چه د دے خلقو مونږ مقابله اوکړو۔ سپیکر صاحب، رحمان بابا، قرآن کښے الله تعالیٰ فرمائی چه " كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ ٱلْمَوْتِ" *ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے*، زمونږ دا ایمان دے چه هر څوک به مری خو څوک به په کټ کښے مری، څوک به په بیمارئ سره مری، څوک به داسے مری چه څوک به ئے پیژنی نه۔ زمونږ عالمزیب خان چه خدائے ورله داسے مرګ ورکړو، زما خیال دے چه نن دا 'ریفرنس' ورته، پهلا ځل اسمبلئ کښے چه زه کله نه ممبر شوے یم، پهلا ځل دا حالات ما اولیدل چه نن زمونږ ورور ته داسے 'ریفرنس' پیش کیږی چه دومره اهم شهادت ورته خدائے نصیب کړو۔ سپیکر صاحب، زمونږ دا ایمان دے او مونږ غواړو چه دا مسئلے د حل کړے شی او دا هم وایو چه عالمزیب خان، دا ما خواست اوکړو، څنګه چه زمونږ ورور هم خواست اوکړو چه زمونږ دلته یو Precedence شته، زمونږ دوه ناظمان شهیدان شوی وو، د پیپلز پارټئ پکښے هم یو ناظم شهید شوے وو نو مونږ هغه وخت دا فیصله اوکړه چه یره د دوئ د اعزاز

د پاره او هغه خلقو ته د ښودلو د پاره چه کوم خلق دهشت گرد دی، هغه خلقو ته د ښودلو د پاره چه تاسو هر څومره کوشش کوئ خو انشاء الله مونږ خپلو کښے د دهشت گردئ خلاف یو ځائے یو، نو چه Unopposed مونږه خپل دا ناظم اوکړو۔ دا ایم پی اے صاحب، هر څوک چه پارټی ټکټ ورکړی چه هغه سیټ Unopposed راشی نو دا به یو لوئے اعزاز وی د اسمبلئ د پاره، زه به خواست اوکړم خپلو ملګرو ته چه په دے باندے د لږ غور و سوچ اوکړی، زمونږ ریکویسټ دے او باقی د دوئ خپله خوښه۔ سپیکر صاحب، دے هاؤس کښے زه یو ځل بیا ستاسو شکرګزار یمه او د میاں صاحب هم چه داسے اهم خبره ئے اوکړله چه دا 'ریفرنس' پیش کول غواړی۔ سپیکر صاحب، اخره کښے به زه دے دهشت گردو ته یو خبره اوکړم چه دوئ زمونږ د رحمان بابا په مزار باندے دا کوم ظلم اوکړو، زمونږ یو ورور د هغوی یو شعر اووئیلو، ما خو کله هم نه دے وئیلے، نن زمونږ رحیم داد خان هم اووئیلو نو زه به هم یو شعر دے ،اووایم:

چه د فرش نه عرش ته رسی — مالیدلے دے چال د درویشانو

(قہقہے)

سینیئر وزیر (بلدیات): دا د رحمان بابا یو اهم شعر وو۔۔۔۔

(شور)

سینیئر وزیر (بلدیات): بس ما چه څه اووئیلو، ما ته خو هم دومره پورے یاد وو، میاں صاحب به ئے خیر دے ټهیک کړی۔ بل شعر به دهشت گردو ته زه اواویم چه:

مونږ لیونی که څوک په دار یروی
مونږ ته د یار د زلفو تار ښکاری
مونږ ئے د ژوند د سپرلی نخښے ګڼړو
چا ته به ګل چا ته به خار ښکاری

ډیره مهربانی۔

(تالیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: ډیره مننه۔ ما وئیل بس دا چه کوم ډسکشن اوشو۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: مفتی صاحب! بس، دومره قرارداد ونه هم دی، ټائم هم ډیر لږ دے، د جمعے مونځ به هم کوؤ۔ د هاؤس نه به دا هم تپوس کوؤ چه آیا دا قرآن خوانی به د مانځه نه پس کوؤ که د مانځه نه مخکښے ځکه چه دلته زمونږ د اسمبلئ په جماعت کښے پاؤ کم په یوه بجه جمع اودریږی نو دا تاسو یو دغه اوکړئ چه آیا د جمعے نه پس قرآن خوانی کول پکار دی او که د هغے نه مخکښے پکار ده؟ بشیر صاحب، ما دا د هاؤس نه یو تپوس اوکړو۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تشریف رکھیں، ایک منٹ۔ آیا دا قرآن خوانی مونږه د مانځه نه پس اوکړو که د هغے نه مخکښے اوکړو ځکه چه زمونږه د جمعے مونځ دلته کښے پاؤ کم په یوه بجه کیږی۔

سینئیر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! زما خیال دا دے چه مخکښے به اوکړو، پینځلس منټه کښے قرآن ختمیږی نو زما خیال دے اوس به اوکړو، بیا د مونځ نه پس څوک نه راځی نو زما خیال دے چه اوس ئے اوکړو نو ښه به وی چه دا یو مونږ فیصله کړے ده چه قرآن خوانی به کوؤ نو پکار ده چه مخکښے ئے اوکړو او اوس به ئے اوکړو۔

جناب قائم مقام سپیکر: دلته اوکړو او که هلته اوکړو؟

سینئیر وزیر (بلدیات): ښنګه چه ستاسو خوښه وی، هلته به اوکړو، هلته به اوکړو۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب!

جناب قائم مقام سپیکر: دا ټائم ډیر دغه دے، خیر دے۔ کفایت الله صاحب! ګوره مطلب دا دے۔۔۔۔

(شور)

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب! میں تو کہتا ہوں کہ۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر صاحب! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ آج تو ہم نے جانا بھی ہے، جمعہ کا دن ہے اور جانا چاہتے ہیں، آج ہم نے نکلنا بھی ہے، اپنی اپنی مسجد میں نمازیں پڑھنی ہیں، چھٹی بھی آپ نے دے دی ہے۔ اگر مہربانی کر کے یہاں اس کیلئے اجتماعی دعا ہو جائے تو اس کے بعد ہم، میں تو ان کیلئے اپنا ختم

'کرائونگا اور سب بھائی اگر اپنے اپنے گھروں میں ان کیلئے 'ختم' کرالیں تو یہ اس سے زیادہ اچھا ہے۔ ہم نے کوئی وہ تو نہیں کرنا، کوئی شو شا تو نہیں بنانا، ہم نے اس سے ایصال ثواب کرنا ہے اور اس کیلئے ادھر اجتماعی دعا مفتی صاحب کرلیں اور ہم پھر انشاء اللہ اپنی اپنی مسجدوں میں نماز پڑھیں گے، راستے میں جائیں گے، تو انشاء اللہ ان کیلئے ہم 'ختم' اپنے اپنے گھروں میں پڑھیں گے۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جناب والا!۔۔۔۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> مفتی کفایت اللہ صاحب، لیکن بہت مختصر کریں۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب، شکریہ جو آپ نے مجھے اتنے حساس موقع پہ اس کے بعد کہ میاں افتخار حسین صاحب اور بشیر خان بھی فارغ ہو گئے ہیں، میں اس موضوع پر بول رہا ہوں تو میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے تو میں ایک عقیدہ کی وضاحت کرتا ہوں۔ میاں صاحب نے آج بالکل مذہبی تقریر کی ہے، اس میں انہوں نے عیسیٰؑ کے حوالے سے جو باتیں کی ہیں، وہ درست ہیں لیکن مجھے محسوس ہوا ہے کہ ہم اپنے عقیدے کی بھی وضاحت کریں اور وہ یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام سمیت کوئی بھی کسی مردے کو زندہ نہیں کر سکتا۔ جب ہم یہ مثال دیتے ہیں تو پھر وہاں اس عقیدے پر زد پڑتی ہے تو اس عقیدے کو بھی واضح کرنا چاہیئے کہ عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ جناب عیسیٰؑ کو مانتے ہیں کہ وہ مردوں کو زندہ کرتے تھے، اہل سنت والجماعت اور مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ چونکہ اس وقت ضرورت اس بات کی تھی کہ وہاں پر حاضر طبیبوں کے مقابلے میں ایک نبی کا معجزہ آنا تھا اور نبیؐ کے زمانے میں پھر یہ تبدیل ہو گیا، پھر وہاں فصاحت اور بلاغت شروع ہو گئی تو ایک اچھا فصیح بھی آیا تو جناب عیسیٰؑ کے زمانے میں یہ بتانے کیلئے کہ ہمارا جو نبی ہے، نبی ایک تو پیغمبر ہے اللہ تعالیٰ کا فرستادہ، ان کے پاس ایک ایسی چیز ہے جو لاجواب ہے، تو اللہ کے حکم سے وہ عمل کیا کرتے تھے اور اس سے کوئی مردہ زندہ ہوتا تھا۔ اسلئے کہ یہ ثابت ہو جائے کہ اللہ ہی خالق ہے اور مردوں کو زندہ کرتا ہے اور کوئی نہیں۔ میں ذرا بے تکلفی سے کام لیتا ہوں، محترم جناب رحیم داد خان نے ایک شعر پڑھا ہے اور میں اس کی حوصلہ افزائی بھی کرتا ہوں لیکن جو میری دانست ہے، ہو سکتا ہے وہ غلط ہو۔ میری دانست کے مطابق وہ شعر ایسا ہے:

~ یہ پھول اپنی لطافت پہ داد پا نہ سکا
کھلا ضرور مگر کھل کے مسکرا نہ سکا

میں جناب رحیم داد خان کی خدمت میں ایک اور شعر بھی عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جناب، عالمزیب خان کی اس میں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب قائم مقام سپیکر: مختصر کریں۔

(شور)

مفتی کفایت اللہ: میں ختم کرتا ہوں، میں ختم کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے جی۔ جناب سپیکر صاحب! مجھے آپ کی توجہ چاہیئے۔

؎ واہ گل چین اجل کیا تجھ سے نادانی ہوئی
پھول بھی وہ توڑا کہ چمن بھر میں ویرانی ہوئی

اور عالمزیب خان کیلئے ایک اور شعر اسلئے کہ پہلے تھا اب تو نہیں ہے۔

؎ بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی ایک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

(تالیاں)

جناب سپیکر صاحب، میں عرض کرتا ہوں۔ ایک سوال ہے میرے ذمے کہ میں پوچھوں اور مجھے ماحول جواب دے کہ جناب محترم عالمزیب خان کو کس نے شہید کیا؟ میں کسی کا نام نہیں لینا چاہتا لیکن میں اس ماحول کو ضرور Criticize کرنا چاہتا ہوں کہ اس ماحول نے اس کو شہید کیا۔ وہ ماحول قاتل ہے اور وہ ماحول یزید ہے لیکن میں یہ بھی تو عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ایم ایم اے کی حکومت ہوتی اور جناب عالمزیب خان شہید ہوتے تو کیا پوزیشن ہوتی اور عالمزیب خان کے نظریاتی ساتھیوں کی حکومت ہے اور ان کو شہید کر دیا گیا تو کیا پوزیشن ہے، کیا ان دو پوزیشنوں میں کچھ فرق ہے؟ اگر کچھ فرق ہے، وہی ضمیر کی آواز ہے اور وہی میرا سوال ہے۔ میں عالمزیب خان کو زیادہ نہیں جانتا، جتنا میں جانتا ہوں تو میرا Colleague تھا، وہ ایک معزز آدمی تھا، اچھا مؤکل تھا، ان کے اخلاق بہت اچھے تھے، ان کی پارلیمانی روایات زندہ رہیں گی اور میں اس کو سلام بھی پیش کرتا ہوں لیکن مفتی کفایت اللہ کے حوالے سے میں اس کے سامنے شرمندہ ہوں، وہ آج بھی مجھے یہ کہہ رہا ہے کہ:

چه په ځنکدن مے حاضر نه شوے

جی، وہ آج بھی، عالمزیب کی روح مجھے کہہ رہی ہے کہ:

؎ چه په ځنکدن مے حاضر نه شوے

د جنازے لاندے نه مے مه ځه مختورنه

وآخِرُالدَعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

Mr.Acting Speaker: Thank you very much. Mr. Saqibullah Khan.

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، تاسو نه اجازت غواړو چه د رول 240 لاندے رول 124 سسپنډ کړئ چه دا دوه قراردادونه پیش کړو سر۔

Mr. Acting Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Members to move their resolutions? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it.

ایک آواز: دا One by one واخلئ۔

قراردادیں

Mr. Acting Speaker: One by one. The honourable Member, to please move his resolution.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، زه به یو خواست کومه چه دلته زمونږه د هرے یوے پارټئ مشران ناست دی، د پیپلز پارټئ مشران ناست دی، زمونږ د اے این پی مشران ناست دی، د (ق) لیگ ناست دی، د فضل الرحمان صاحب د گروپ ناست دی۔ زه به دوئ ته ریکویسټ کومه جی چه په دے ریزولیوشن باندے کار لږ زر اوشی۔ پاکستان کښے دا طریقه کار دے چه په 23 مارچ او په 14 اگست باندے دا تمغے ورکوے شی نو زه غواړمه چه چونکه د پاکستان خاوره کښے کم از کم په دغه ټائم باندے د عالمزیب حاجی صاحب نه زیاته قربانی چا نه ده ښودلے، د هغوی نه زیاته بهادری چا نه ده ښودلے، د هغوی نه زیات تیز کار چا نه دے ښودلے نو مونږه به خواست کوؤ چه دا فائلز، دا پروسیجرز موؤ شی او که کیدے شی نو چه په 23 مارچ باندے اوشی او که په 23 مارچ باندے 'اناؤنس' کیږی نه، نو بیا د اگست نه چه پاتے نه شی جی۔ سر،

ستا سو په اجازت زه قرارداد پیش کومه، په دے باندے به دا نور ملگری هم کوی جی۔

یہ اسمبلی وفاقی حکومت بالخصوص صدر اور وزیر اعظم پاکستان سے سفارش کرتی ہے کہ وہ حاجی عالمزیب (شہید) سابقہ ممبر صوبائی اسمبلی صوبہ سرحد کو پاکستان کی بقاء کی خاطر عظیم قربانی دینے پر 'نشان پاکستان' کے تمغے سے نوازیں۔ یہ اسمبلی حاجی عالمزیب (شہید) کی بہادری اور شجاعت کے پیش نظر وفاقی حکومت، صدر اور وزیر اعظم سے سفارش کرتی ہے کہ وہ ان کو 'نشان شجاعت' سے نوازیں۔ بلاشبہ پاکستان کے جمہوری ایوانوں میں حاجی عالمزیب (شہید) کا کردار اور حیثیت سب سے امتیازی تھی اور اس بناء پر یہ اسمبلی وفاقی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ شہید کو 'نشان امتیاز' سے نوازا جائے۔

ډیره مهربانی سر۔

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> جناب سکندر شیرپاؤ صاحب۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> اس نے کر دی ہے تو میرا خیال ہے کہ یہ سب کی طرف سے ہے۔

<u>جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ:</u> دا زمونږ د ټولو د طرف نه شو جی۔

<u>Mr. Acting Speaker:</u> The motion before the House is that the joint resolution moved by the honourable Members may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Acting Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

(تالیاں)

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر!-----

<u>جناب قائم مقام سپیکر:</u> عبدالاکبر خان! لږ په مزه، ته ډیر بس دا سے ،مطلب دا دے چه ته به وائیی چه دلته ما سره څه پراته دی؟

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> ما خو جناب سپیکر، د-----

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> سر! دا بل قرارداد دے۔

جناب قائم مقام سپیکر: دا بل قرارداد د پیر محمد صاحب په باره کښے دے، نو هغے کښے مطلب دا دے چه اسرار الله خان گنڈاپور صاحب ته خواست کوؤ چه هغه ئے پیش کړی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، زما یو بل قرارداد پاتے دے چه هغه واخلو۔

جناب قائم مقام سپیکر: د دے نه پس به بیا اوکړئ، د هغے نه پس به تاسو اوکړئ۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو سر۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ مرحوم شہید پیر محمد خان، ایم پی اے اس معزز ایوان کے کئی بار ممبر رہ چکے ہیں اور قومی خدمات انجام دیتے ہوئے شہید ہوگئے۔ ان کی خدمات اس صوبے کے عوام سے پوشیدہ نہیں، لہذا تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال پورن ضلع شانگلہ کو اس کے نام سے منسوب کرکے شہید پیر محمد خان ہسپتال رکھ دیا جائے۔

(تالیاں)

ایک آواز: دا د ټولو د طرفه دے؟

(شور)

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سپیکر صاحب، اس پہ میرے ساتھی، جناب قلندر خان لودھی صاحب، سکندر خان شیرپاؤ، ڈاکٹر ذاکر اللہ خان، بشیر بلور صاحب، عبدالاکبر خان اور ایم ایم اے کی طرف سے مفتی کفایت اللہ صاحب اور پی ایم ایل کی طرف سے منور خان کے دستخط موجود ہیں تو اس کو جوائنٹ سمجھا جائے سر شکریہ۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the joint resolution moved by the honourable Members may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

(Applause)

Mr. Acting Speaker: Mr. Saqibullah Khan.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی۔ سپیکر صاحب،۔۔۔۔

جناب فضل اللہ: جناب سپیکر صاحب، زه ستاسو او د ټول هاؤس شکریه ادا کوم۔

جناب قائم مقام سپیکر: ډیره مننه۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، مونږه نن ناست یو او د بدقسمتئ نه د خپل شریک ملگری غم کښے ژړا کوو لگیا یو۔ مونږ کښے یو کار بل هم راغلے دے، ماده پرستی چه په ژوند کښے مونږه ستائنه د چا هم نه کوؤ۔ زمونږه یو مشر دے، د دے ټولو پښتنو مشر دے افضل خان لالا هغوی باندے ډزے هم شوے وے، هغه مرگ له هم تلے وو خو هغه د بهادرئ او د شجاعت داسے کارنامے ښودلے دی چه د دے ملک د پاره، د دے خاورے د پاره، د دهشت گردئ خلاف او خاصکر د سوات او د پښتنو د خاورے د پاره قابل ستائش هم دی۔ مونږه ستائنه کوؤ او مونږه غواړو چه د دوئ په ژوند کښے یو نوے کار اوکړو چه مونږ په ژوند کښے د خپلو هیروگانو او خپلو لیډرانو ستائنه اوکړو۔ یو مشترکه قرارداد دے جی، په هغے باندے د جناب سکندر خان شیرپاؤ صاحب، بشیر بلور صاحب او د قلندر خان لودهی صاحب دستخطے موجود دی۔ یو ریکویسټ به کوم چه دا هم په جوائنټ دغه باندے اوکړو، مفتی صاحب هم مونږ ته اشاره اوکړه، د هغوی هم۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: زما خو هم یو۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جی، مونږ وایو چه ټول دغه اوکړی۔۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، دا خو اول دوئ له پکار وو چه دغه ئے کړے وے او۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، اول د دوئ پیش کړی او بیا د۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: بالکل سر، زه خو دا۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: *منور خان ایک منٹ۔۔۔*

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: *ایک منٹ، مفتی صاحب! مفتی صاحب۔۔۔۔*

مفتی کفایت اللہ: دا جوائنټ ریزولیوشن دے او جناب، زه دا عرض کوم چه هغه وخت۔۔۔۔

(شور)

جناب قائم مقام سپیکر: مفتی صاحب! مفتی صاحب!-----

مفتی کفایت اللہ: چه دا جوائنٹ قرارداد دے نو دوئ له پکار وو چه----

جناب قائم مقام سپیکر: مفتی صاحب! گوره----

(شور)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: مفتی صاحب! مفتی صاحب، زه جی بخښنه غواړمه، مفتی صاحب سره چه دا ریزولیوشن مونږه لیکلو-----

(شور)

مفتی کفایت اللہ: نو اوس ورته رایاد شو، نو زه دا وایم چه داسے ولے کیږی او که-----

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زه لږ خواست کومه۔ زما دا ورونړه هسے بے ځایه خفه کیږی لګیا دی، دا چه کله ما لیکلو او تاسو ته مے Submit کولو نو هغه وخت زما ورونړه نه وو راغلی۔ سر، تاسو نه وئ راغلی، شیرپاؤ صاحب دغه کیږی، بالکل جی، زه تاسو ته خواست کومه، زمونږه دا مقصد بالکل نه دے چه ستاسو دل آزاری اوشی، تاسو دا دے اړخ ته مه راولئ، دے سره ماحول خرابیږی۔ دا واخلئ تاسو ئے پیش کړئ، مونږ په دے خوشحالیږو۔ دا تاسو واخلئ او دا تاسو پیش کړئ جی، مونږه په دے خوشحالیږو جی۔ تاسو ولے دا خبره ځان ته اړوئ او زمونږ په نیت باندے شک کوئ لګیا یئ، تاسو ئے اوکړئ جی۔

جناب قائم مقام سپیکر: زه یو خواست تاسو ټولو معزز ممبرانو ته کومه چه پرون دا خبره شوے وه چه ستاسو په زړه کښے څه خبره وی نو تاسو چیئر ته کوئ۔ تاسو مطلب دا دے یو سړے لګیا وی، هغه خبرے کوی یا هغه یو قرارداد پیش کوی او تاسو یکدم پاځئ او په هغے باندے Objection اوکړئ، دا چیئر د څه د پاره دے ؟ گوره اخر تاسو ټول پوهه دلته ناست یئ، تاسو خپلو کښے شروع شئ، چیئر د رته خاموش داسے ناست وی۔ کفایت اللہ صاحب! تاسو ته مونږ خواست کوؤ چه

تاسو دومره سینیئر خلق یئ او په دے هر یو شی باندے، یو رولز لاندے به دا چلیږئی، داسے خبره خو نه ده چه بس یو سړے پاځی او مطلب دے بل سپیکر ته وائی چه یره ته کښېنه یا دا زما دغه دے۔ چیئر تاسو مخاطب کوئ، چیئر به دا خبره کوی نو هغے سره به ښه ماحول وی۔

مفتی کفایت اللہ: ما خو دا وئیل۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر! جناب سپیکر،۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: یو منټ، پلیز ته کښېنه۔ ګوره زه چه تاسو ته وایمه، زه تا ته موقع درکومه کنه۔ زه تا ته Opportunity درکومه کنه چه تا اووئیل نو زه تا ته وایم چه Please take your seat، زه تا له Opportunity درکومه کنه۔ اوس دا مطلب خو نه دے کنه چه تا اووئیل ما له راکړه او ته به ولاړ ئے، مطلب دا دے چه
Please, take your seat. I have to provide an opportunity to speak and express your self, please, Yes, Janab Shah Hussain Sahib.

جناب شاہ حسین خان: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، زه خو د مسئلے حل کولو د پاره خبره کومه۔ زه دا وایمه چه ثاقب اللہ چمکنی صاحب چه کوم قرارداد ډرافټ کړے دے که دیکښے د خطا نه زمونږ نوم نه وی راغلے نو خیر دے اوس به پکښے دا واچوی، دا قرارداد به خیر دے مونږ ټول پیش کړو۔ زه خو دا وایمه جی خیر دے مفتی صاحب د صبر اوکړی او زه وایم چه چمکنی صاحب لږ خطا کړے ده نو معاف ئے کړه خیر دے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ډیره مننه، ډیره ښه خبره ده۔ هغه اووئیل چه 'جوائنټ'، د جوئنټ مطلب دا دے چه ټول مشترکه باندے، که یو دستخط ئے اوکړو نو دستخط بیا مونږ اغستے شو۔ د جوائنټ مطلب دا دے چه دا مشترکه د دے هاؤس یو آواز دے۔ مسټر ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، قرارداد مفتی صاحب سره دے جی، هغوی ته مے اولیږلو ځکه چه ما وئیل تاسو دستخط اوکړئ او پی ایم ایل (ن) ته هم ورکړئ چه هغوی هم دستخط اوکړی جی۔

(شور)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، که ستاسو اجازت وی نو زه به د مفتی صاحب نه او د خپلو ورونړو نه اجازت واخلمه، که اجازت وی نو پیش ئے کړو؟

Mr. Acting Speaker: Mr. Saqibullah Khan please, carry on.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، یہ اسمبلی وفاقی حکومت سے بالخصوص صدر پاکستان اور وزیر اعظم پاکستان سے سفارش کرتی ہے کہ نڈر اور قابل احترام پختون لیڈر افضل خان لالا کو دہشت گردی اور پاکستان کی بقاء کی جنگ میں بہادری اور جرات کے مظاہرے پر 'ہلال شجاعت' کے تمغے سے نوازا جائے۔ ډیره مهربانی۔

(تالیاں)

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member, on behalf of the all honourable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

(Applause)

Mr. Acting Speaker: Now, the other resolution regarding the Sri Lankan Team. Bibi Noor Sehar.

محترمہ نور سحر: بسم اللہ لرحمٰن الرحیم۔ تھینک یو، سپیکر صاحب۔ یہ اسمبلی سری لنکن ٹیم اور اسکے ساتھ پولیس اہلکاروں پر حملہ کی شدید الفاظ میں مذمت کرتی ہے اور شہداء کی مغفرت کیلئے دعا کرتی ہے اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کیلئے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہے۔ حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتی ہے کہ اس کی تحقیقات کی جائے اور حملہ آوروں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ شکریہ۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، دیکښے زه دا 'ایډ' کومه چه زما د کلی یو ډرائیور دیکښے شهید شوے دے او د هغه د شهادت وجه هم دغه وه چه هغه ټارګټ شو او چه کوم د میلمنو ګاډے وو جی نو هغه هغه چلولو۔ ظفر خان ولد

جانس خان د بفے دے جی، هغه دیکښے شهید شوے دے نو زما دیکښے اضافه او ترمیم دا دے چه هغه ته هم خراج تحسین پیش کړے شی او حکومت ته گزارش دے چه کم از کم د درے لکهو روپو د هغه د خاندان د پاره د معاوضے اعلان اوکړی چه د هغه ځه حوصله افزائی اوشیدا به ډیره مهربانی وی۔

Mr. Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member, as amendmend may be adopted?

جناب بشیر احمد بلور سینئر (وزیر بلدیات): جناب سپیکر! ما دا وئیل چه کوم قرارداد پیش شو او هغے کښے مفتی کفایت الله صاحب کوم امنډمنټ اوکړو، هغه د وفاقی حکومت او د پنجاب حکومت متعلق دے۔

جناب قائم مقام سپیکر: وفاقی حکومت یا۔۔۔۔

سینئر وزیر (بلدیات): پنجاب حکومت۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: دا خو یو قرارداد دے او دا د دغه کړے شی۔۔۔۔

(شور)

جناب قائم مقام سپیکر: ستاسو جذبات به هغلته حکومت ته مونږه دغه کوؤ کنه، قرارداد هم د دے د پاره دے۔

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، مونږ به 'No' اوکړو نو قرارداد به خراب شی نو زه وایمه چه هغه د داسے دغه کړی چه مرکزی حکومت او صوبائی حکومت، زمونږ د صوبائی حکومت څه کار دے؟ دغه شان که هلته سپیکر صاحب، دا یو خبره داسے ده چه مرکزی حکومت یا صوبائی حکومت۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: بشیر بلور صاحب!۔۔۔۔

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، زه دا عرض کوم چه زه خواست کوم مفتی صاحب ته چه دا شے Unanimous پاس کول غواړی نو پکار ده چه دا مرکزی حکومت او صوبائی حکومت پنجاب ته اووائی۔ زمونږ د صوبے هغے سره څه کار دے چه مونږ به هغه ته پیسے ورکوؤ جی؟

مفتی کفایت اللہ: جناب که دغه اوشی نو څه خبره خو نه ده۔

جناب قائم مقام سپیکر: کفایت اللہ صاحب! تھیک دہ۔

جناب عبدالاکبر خان: سر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں آپ کی توجہ رول-----

(شور)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، میں کہتا ہوں کہ کیوں نہ یہ-----

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر! زہ----

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، میں تو یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ سیکیورٹی کی جو Facilities ملی ہوئی ہیں سر، یہ ان سے واپس لی جائیں کیونکہ یہ پنجاب میں جو کچھ ہوا ہے، یہ سب کچھ صرف Security lapse کی وجہ سے ہوا ہے تو میں کہتا ہوں کہ یہ جو سیکیورٹی جگہ جگہ پر ان لوگوں پر ٹائم ضائع کر رہی ہے تو میری ریکویسٹ ہے کہ جنرل مشرف سے یہ سیکیورٹی اور یہ مراعات واپس لی جائیں اور یہ بھی قرارداد میں شامل کیا جائے سر۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!-----

Mr.Acting Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member, may be adopted?...

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: جناب والا! میں ضروری بات-----

مفتی کفایت اللہ: سر، دا خو----

جناب قائم مقام سپیکر: کاؤنٹنگ بہ اوکرو، مطلب دا دے څه خبره خو نشته----

ج ناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب قائم مقام سپیکر: عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، میں آپ کی توجہ رول 124 جو ابھی آپ نے سسپنڈ کرایا ہے، Relax کرایا ہے۔ “A Private Member, who wishes to move a resolution, shall give fifteen days' notice of his intention to do so and shall submit, together with the notice, a copy of the resolution which he intends to move”. آپ نے ابھی ہاؤس سے اجازت لیکر اس رول کو Relax یا سسپنڈ کیا ہے، اب جناب سپیکر، ایک ممبر کیلئے مطلب ہے، یہ Fifteen days ہر ایک ریزولیوشن کیلئے Mandatory ہے لیکن

چونکہ آپ نے Relax کیا ہے تو میں آپ سے رولنگ چاہتا ہوں کہ اس کے بعد جتنی بھی قراردادیں ہونگی، یہ اسی رول کے تحت یہ رول سسپنڈ ہوگا یا ایک کیلئے۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ آج کیلئے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، جس نے مانگا ہے، اس کو تو آپ نے دے دیا ہے، Relax کر دیا، باقی جو قراردادیں ہیں، وہ تو ہر ایک کیلئے یہ رول Relax کرائے گا ورنہ پھر تو یہ ایک کیلئے سسپنڈ ہو گیا لیکن Fifteen days notice تو سب کیلئے ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: نن د پارہ، چہ کوم رول Relax شو د هغے د پارہ دے۔ The resolution before the House is that, sorry, the motion before the House is that the resolution moved by the honourable Members may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Acting Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

(Applause)

Mr. Acting Speaker: The sitting is adjourned till 10:00 AM of Wednesday morning dated 11-03-2009. Thank you very much. Punctuality is must.

(اسمبلی کا اجلاس بروز بدھ 11 مارچ 2009ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)